صدائے حق

مرتّبہ

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجددی

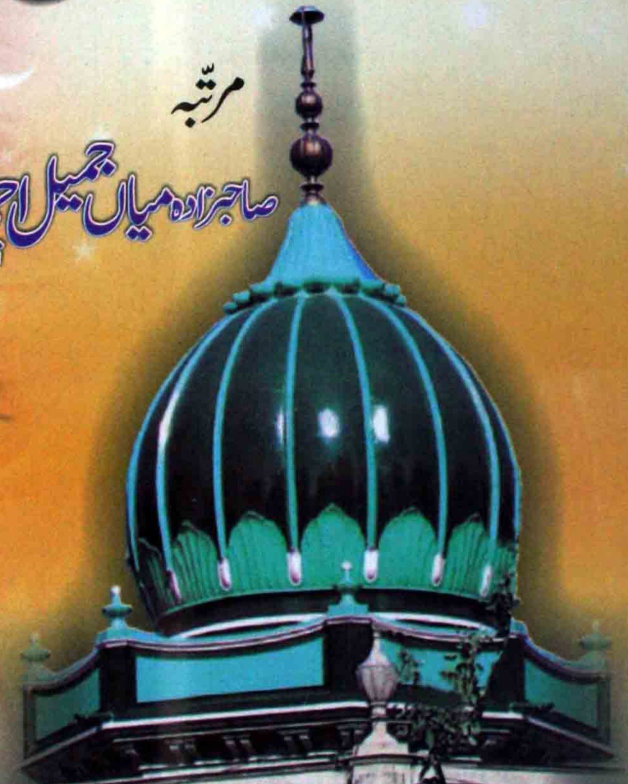

شعبہ نشرواشاعت

دارالمبلّغین حضرت میاں صاحبؒ

آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

فون: 0300-4243812 , 056-2591054
042-37313356

صدائے حق

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجددی

شعبہ نشر و اشاعت
دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ
آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ
فون: 0300-4243812 , 056-2591054
0333-4357440 , 042-37313356

marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : صدائے حق

مصنف : صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

کمپوزنگ : صدیقی پبلی کیشنز

تعداد : ۱۰۰۰

طباعت : باراوّل ۱۹۵۲ء

باردوم فروری ۲۰۱۰ء

بارسوم نومبر ۲۰۱۰ء

بارچہارم اپریل ۲۰۱۱ء

صفحات : ۸۰

ناشر : دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

شفیق احمد شاکر پرنٹرز، لاہور

ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ فون نمبر 056-2591054
- ☆ دفتر ماہنامہ نورِ اسلام، کاشانہ شیر ربانی، ۱۵، جمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد مزار داتا گنج بخش لاہور فون نمبر 042-37313356
- ☆ صدیقی پبلی کیشنز، اُردو بازار لاہور 0333-4357440
- ☆ لاثانی بک پیلس فسٹ فلور وینس مارکیٹ اُردو بازار لاہور فون: 042- 37231967,37321967

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	4
2	حرفِ اوّل	5
3	تقدیم	8
4	کچھ مصنف کے بارے میں	11
5	سنئے	14
6	مسئلہ درود شریف	17
7	مسئلہ استمداد	26
8	مسئلہ عرس	34
9	مسئلہ گیارہویں شریف	38
10	مسئلہ میلاد شریف	42
11	مسئلہ نذرانہ	46
12	مسئلہ حاضر وناظر	50
13	مسئلہ علم غیب	56
14	حضرات دیوبندی اور پیر پرستی	62
15	ظہر بعداز جمعہ	64
16	مزارات کا طواف و چراغاں	68
17	پھول اور چراغاں	69
18	حالات زندگی شیر ربانیؒ	71
19	ارشادات شیر ربانیؒ	73
20	ارشادات حضرت مجدد الف ثانیؒ	76

☆......☆......☆

marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں وہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے وہ بے مثل موتی ہیں جنہوں نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا بیڑہ اپنے سر اٹھا رکھا ہے وہ بانی تحریکِ یوم مجدد الف ثانی ہیں اور اس سلسلے میں پچھلی پانچ دہائیوں سے زیادہ عرصہ سے وہ نشر و اشاعت کے سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے صدائے حق کے نام سے یہ کتاب پہلی بار 1952ء میں شائع کروا کر تقسیم فرمائی۔ اس کتاب میں کئی اختلافی مسائل اور ان سے متعلق دلائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اکٹھا کر کے شائع کیا گیا۔ یہ کتاب اہل سنت کے عقائد کا روشن بیان ہے۔

کتاب میں جن مسائل کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اُن میں مسئلہ درود شریف مسئلہ استمداد، مسئلہ عرس، مسئلہ گیارہویں شریف، مسئلہ نذرانہ، مسئلہ حاضر و ناظر، مسئلہ علم غیب، حضرات دیوبندی اور پیر پرستی، ظہر بعد از جمعہ، مزارات کا طواف و چراغاں، پھول اور چراغاں وغیرہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے جن کا عام فہم مسلمانوں کو جاننا انتہائی ضروری ہے نیز وقت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اور معاشرتی تبدیلیوں کے باوجود اس کتاب کا بار بار شائع ہونا اور خصوصاً باشعور افراد تک اس کی رسائی انتہائی ضروری ہے لہٰذا حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی اجازت سے اس کو چند خوشگوار اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے تا کہ عوام الناس اس کتاب سے استفادہ کر کے اپنے ایمان کی حفاظت خود کر سکیں اور بنیادی مسائل اور دلائل سے آگاہی حاصل کر کے درست عقیدہ کی پہچان کر سکیں۔

آخر میں میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت اس خاکسار کو مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مجھ ناچیز کو ان کی دُعاؤں اور برکتوں کے طفیل دین و دنیا میں کامیاب و سرفراز کرے۔

آمین

خاکپائے غلامانِ شیر ربانی و ثانی لاثانی
ایم شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
الیاس چیمبرز۔ 9 ٹرنر روڈ لاہور
موبائل نمبر: 0322-4603981
042-37363659

marfat.com

حرف اوّل

راقم الحروف نے جب اپنے شعور کی آنکھ کھولی تو والد بزرگوار زبدۃ الکاملین حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرو مرشد عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھا رہے تھے چنانچہ اپنے ان دونوں عظیم بزرگوں کے فیض روحانی سے مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ والد بزرگوار نے روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ راقم الحروف کی علمی سرپرستی بھی فرمائی اور بفضلہٖ تعالیٰ عربی زبان اور فارسی زبان میں قدرے مہارت اور دسترس حاصل ہوگئی چنانچہ 1952ء میں آپ کے حسب الحکم اس وقت کے حالات کے تناظر میں اختلافی مسائل پر کتاب وسنت کی روشنی میں ''صدائے حق'' کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا۔ والد بزرگوار کے علمی فیضان کے پیش نظر ان کی حیاتِ مبارکہ ہی میں عربی زبان وادب پر 1952ء میں ''آسان جدید عربی گرامر'' مرتب کر کے شائع کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی میلان کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ''ماہنامہ نورِ اسلام'' کا اجراءِ عمل میں آیا اور دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے علمی اور روحانی فیضان کے زیر اثر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ وابستگی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جو علمی ذوق موروثی طور پر حاصل ہوا اس کے نتیجے میں شیر ربانی نمبر، اولیائے نقشبند نمبر، امام اعظم نمبر اور خصوصی طور پر مجدد الف ثانی نمبر مرتب کر کے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور دارالمبلغین کے شعبہ نشر واشاعت کے زیر اہتمام بفضلہٖ تعالیٰ مندرجہ ذیل کتب شائع کی گئیں۔

(1) ارشاداتِ مجدد (2) مسلک مجدد (اُردو، پشتو) (3) مقالاتِ یوم مجدد (4) سرہند شریف
(5) خزینہ معرفت (6) شجرہ طیبہ (7) لمحہ فکریہ (8) حضرت مجدد اور ان کے ناقدین
(9) مرأۃ المحققین (10) صدائے حق (11) آسان جدید عربی گرامر

marfat.com

(12) المنتخبات من المکتوبات امام ربانی (13) سوانح بے بہائے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (14) منیۃ المصلّی (15) تتمہ معارج النبوۃ

اس کے علاوہ بے شمار حضرات نے حضور شیر ربانیؒ اور حضور ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بے شمار کتب تحریر فرمائی جن میں پروفیسر منور حسین، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب، ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، یٰسین قصوری، قاضی ظہور احمد اختر اور ڈاکٹر نذیر رانجھا شامل ہیں جن میں سے چند کتب درج ذیل ہیں۔

1- تذکرہ میاں غلام اللہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

2- عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اپنی نگارشات کی روشنی میں

3- تذکرہ میاں غلام اللہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (اُردو/انگریزی)

4- آفتابِ سرہند 5- ارشاداتِ مجدد

6- چشمہ فیض شیر ربانی 7- خلفائے شیر ربانی

نورِ اسلام کا اجراء 1955ء میں ہوا تھا۔ تب سے اب تک بتائیدِ ایزدی "نورِ اسلام" بلاتعطل شائع ہو رہا ہے۔ پچاس سال کامیابی سے اشاعت کا سفر طے کرنے پر اس کا گولڈن جوبلی نمبر تین جلدوں پر مشتمل اشاعت پذیر ہوا۔ اس کے علاوہ دفتر ماہنامہ نورِ اسلام کا شانہ شیر ربانی نزد داتا دربار لاہور سے اخبار مجدد الف ثانی (ہفت روزہ)، آوازِ نقشبند (پندرہ روزہ) بے شمار رسائل و جرائد اور علمی و روحانی مواد کی اشاعت کے ساتھ ساتھ نقشبندیہ کے فروغ کے لیے حوزۂ نقشبندیہ کا قیام عمل میں آیا۔

راقم الحروف کی سرپرستی میں مختلف رفاہی ادارے شب و روز خدمت خلق انجام دے رہے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

☆ دارالمبلّغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ برائے طلباء

☆ جامعہ شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ برائے طالبات

☆ شیرِ ربانی فری ڈسپنسری فری سفری شفاخانہ

(جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)

marfat.com

چونکہ دورِ حاضر میں بھی اختلافی مسائل کو دوسرے ممالک کے علماء جنھیں بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کی شان وعظمت کا گل شاداب اُن کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکتا ہے ان اختلافی مسائل کو اچھال رہے ہیں لہٰذا میں نے دارالمبلغین کی طرف سے ''صدائے حق'' کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ صدائے حق کی پہلی اشاعت ۱۹۵۲ء میں عمل میں آئی۔ حال میں اویسی بک سٹال گوجرانوالہ کی طرف سے شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

''صدائے حق'' کی پہلی اشاعت کا دیباچہ محمد امین شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۲ء میں تحریر کیا جبکہ حالیہ اشاعت کا دیباچہ محمد حنیف نقشبندی مجددی نے تحریر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اب صدائے حق کو چند خوشگوار اضافوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

کتاب کی اشاعت کے تمام مراحل میں جناب شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ) شفیق احمد شاکر (لاثانی بک پیلس، اُردو بازار لاہور) اور سعید احمد صدیقی (صدیقی پبلی کیشنز، اُردو بازار لاہور) معاون رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو دین ودُنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے۔

آخر میں بارگاہِ صمدیت میں استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم اور فضل واحسان سے راقم الحروف کو بزرگان دین پر کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قارئین کرام کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

marfat.com

تقدیم

''صدائے حق'' کے عنوان سے ۱۹۵۲ء میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے حالات کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اختلافی مسائل کے شافی اور مدلل جوابات پر مشتمل کتابچہ شائع فرمایا۔

اپنے والد بزرگوار، زبدۃ العارفین حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ارشاد اسے مرتب فرمایا جو ''حزب الرسول'' کے شعبہ نشر واشاعت شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام اشاعت پذیر ہوا۔ اس کا دیباچہ مشہور سکالر محمد امین شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا جس کا ایک اقتباس قارئین کرام کے لیے پیش کیا جا رہا ہے:

''زیر نظر کتابچہ میں برادرم صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب طالعمرہٗ نے بعض ایسے اختلافی مسائل یکجا کیے ہیں جن کا جاننا ہر حنفی مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ مثال کے طور پر درود شریف، استمداد از اولیاء اللہ زیارت قبور و عرس و فاتحہ، مولود شریف، علم غیب اور حاضر و ناظر وغیرہم وہ روزمرہ کے مسائل ہیں جن سے مسلمانوں کو ہر روز واسطہ پڑتا ہے''۔

قارئین کرام کی آگاہی کے لیے اصل دیباچہ کتابچے کے آغاز میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ وہ محمد امین شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر سے براہِ راست لطف اندوز ہو سکیں۔

حال ہی میں اس کتابچے کو ''اہل سنت کے عقائد کا روشن بیان'' صدائے حق، اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ پیپلز کالونی گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے۔ شیخ محمد حنیف صاحب نقشبندی مجددی نے ''کچھ مصنف کے بارے میں'' آپ کا تعارف پیش کرنے کے بعد آپ کے عظیم کارنامے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

''حضرت قبلہ میاں صاحب مدظلہٗ نے جس ترتیب سے ان عقائد کو قرآنی

marfat.com

آیات، احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ و معمولاتِ اولیائے کرام کے اصل متن اور ترجمہ و تشریح سے ثابت کیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت قبلہ میاں صاحب نے نوعمری میں ہی نہایت احسن انداز میں قارئین کرام کو نایاب تحفہ دیا جس سے آپ کی علم دوستی اور مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت سے والہانہ وابستگی عیاں ہے"۔

اس پورے مضمون کو بھی کتابچے میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ اہل ذوق حضرات محظوظ ہوسکیں۔

عارف حقانی شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت سبھی دینی اور روحانی حلقوں میں جانی پہچانی ہے۔ متوسلین آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف ہی نہیں دوسرے مسالک کے لوگ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا احترام کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری حیاتِ مبارکہ اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع سنت کا روشن عملی نمونہ ہے۔ آپ اپنے عقیدت کیش مریدوں کو بھی اتباع سنت کی تاحین حیات تلقین فرماتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے مشن کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھایا۔ اس کے خوشگوار اثرات آج بھی شرقپور شریف میں منعقد ہونے والے عرس کے موقع پر روح پرور منظر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ دونوں کا روحانی فیضان نہ فقط برصغیر پاکستان و ہند بلکہ دیگر اسلامی ممالک اور یورپ تک روز بروز فروغ پارہا ہے اور اب ان کے صاحبزادگان بالخصوص فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ اس مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور اندرونِ ملک و بیرونِ ملک نہ صرف ان بزرگوں کے عرس مبارک اور کانفرنسیں منعقد کروا رہے ہیں بلکہ ان کی تعلیمات کو پمفلٹوں اور کتابچوں کی صورت میں شائع کررہے ہیں۔

marfat.com

اب ''صدائے حق'' کے زیرِ نظر کتابچے کو دارالمبلّغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے اور اس کی افادیت کو مزید بڑھانے کے لیے کتابچے کے آخر میں عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات آپ کے چند ارشادات نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکتوبات شامل کر دیے گئے ہیں۔

بارگہ صمدیت میں التجا ہے کہ ربّ کریم جلّشانہ' فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور قارئین کرام کو اس تصنیف سے بھرپور استفادہ کرنے اور ایمان کی تازگی اور حلاوت بخشے۔ آمین

بجاہ سیّد المرسلین وآلہ واصحابہ وسلم

احقر العباد بشیر احمد صدیقی غفرلہ

یکم نومبر ۲۰۱۰ء

۳۵۔ بریڈفیلڈ روڈ، سٹریٹفورڈ۔ مانچسٹر (یو۔کے)

(35 Bradfield Road Stretford,

Manchester M32-9LA (U.K)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ مصنف کے بارے میں

کتاب ہذا صدائے حق جو نام سے ہی ظاہر ہے آج سے تقریباً ۶۰ سال قبل شائع ہوئی جو کہ عالمِ اسلام کی عظیم روحانی شخصیت فخر المشائخ حضرت قبلہ الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف نے مرتب فرمائی۔ وقت کی ضرورت کے پیش نظر اختلافی مسائل کا حل دلائل سے مزین فرمایا بالخصوص حضرات دیوبند جن کا شروع سے انداز قول و فعل میں تضاد پر مبنی رہا ہے جن عقائد کی بناء پر اہلسنت کو وہ لوگ بدعت کا نام دیتے ہیں ان کے اکابرین انہی عقائد پر عمل پیرا رہے۔

حضرت قبلہ میاں صاحب مدظلہ نے جس ترتیب سے ان عقائد کو قرآنی آیات احادیث مبارکہ اقوال صحابہ و معمولات اولیائے کرام کے اصل متن اور ترجمہ تشریح سے ثابت کیا ہے عقل دنگ رہ جاتی ہے حضرت قبلہ میاں صاحب نے نوعمری میں ہی نہایت احسن انداز میں قارئین کو نایاب تحفہ دیا جس سے آپ کی علم دوستی اور مسلک حقہ اہلسنت و جماعت سے والہانہ وابستگی عیاں ہے۔ جس مثبت انداز میں آپ نے دعوتِ غور و فکر دی ہے سب کیلئے مشعلِ راہ ہے عقائد اہلسنت درود شریف ندائے یارسول اللہ ﷺ ' مسئلہ استمداد' عرس' گیارہویں شریف' ایصال ثواب' میلاد شریف' نذرانہ' مسئلہ حاضر و ناظر' علمِ غیب' حضرات دیوبند کی پیر پرستی' مزارات پر حاضری وغیرہم۔ بالخصوص نمازِ ظہر بعد جمعۃ المبارک (جو کہ قبلہ عالم حضور شیر ربانی و حضور ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل تھا) کی تحقیق پیش کی۔

برصغیر پاک و ہند میں غیر متنازعہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور تمام اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و نظریات اور معمولات واضح طور پر وہی ہیں جو اہلسنت کے ہیں۔ یہ کتاب دوبارہ شائع کرنے کی

marfat.com

سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

حضرت قبلہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے تبلیغی جذبہ سے علم کی شمع روشن کرنے کیلئے جامع دارالمبلغین قائم کیا اور لوگوں کو قرآن فہمی کیلئے ۱۹۶۰ء میں عربی زبان سکھانے کیلئے عربی گرائمر تصنیف فرمائی جبکہ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۲۷ سال تھی جس سے آپ کے علمی ذوق وشوق اور دینی علوم سے گہرے شغف کی غمازی ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ نے ۱۹۵۵ء میں ماہنامہ ''نورِ اسلام'' جاری کیا جو اس وقت ۵۵ سال پورے کر رہا ہے۔ اس کے آپ نے خصوصی نمبر شائع فرمائے جس میں شیر ربانی نمبر، امام اعظم نمبر، اولیائے نقشبند نمبر، مجدد الف ثانی نمبر نکالے۔ بیرنی ممالک کی نوخیز نسل اور انگریزی خوان طبقے کیلئے انگریزی زبان میں شیر ربانی ڈائجسٹ جاری فرمایا اور اب عالمی آفاقی سطح پر نقشبندی بزرگوں کے حالات سے روشناس کرانے کیلئے ''حوزہ نقشبند'' کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ رفاعی ادارہ بھی چل رہا ہے مریض آفت زدگان اور محتاجوں کی مدد کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ آپ نے مختلف اداروں کیلئے مختلف ٹیمیں تیار کر رکھی ہیں۔ ماہنامہ ''نورِ اسلام' دارالمبلغین ، فری ڈسپنسری' شیر ربانی ڈائجسٹ' شیر ربانی جامعہ طالبات کے انتظام وانصرام میں احباب مصروف ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی سے حضور قبلہ عالم فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ کو والہانہ عقیدت ومحبت ہے۔ برصغیر پاک وہند میں بالخصوص اور عالمِ اسلام میں بالعموم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے میں حضور قبلہ میاں صاحب کا اہم کردار ہے یوم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کے بانی ہونے کی حیثیت سے پاکستان کے طول وعرض میں اور بیرونی ممالک بالخصوص برطانیہ کے شہروں میں مجدد الف ثانی کانفرنسوں کا اہتمام فرمایا۔ کئی مساجد تعمیر فرمائیں اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک تبلیغی دورے فرمائے۔

آپ نے تقریباً ۵۰ سال قبل مسلک مجدد نامی کتابچہ شائع کر کے مفت تقسیم فرمایا اور

marfat.com

''ارشادات مجدد'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب فرمائی۔ آپ علم پرور ہیں۔ اور کتاب دوست بھی۔ آپ نے اپنا ذاتی کتب خانہ (لائبریری) پنجاب یونیورسٹی لاہور کو عطیہ کر دیا ہے تاکہ تشنگانِ علم اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ علمائے کرام کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی کے علاوہ اندرون ملک اور بیرون ملک کے مقتدر علمائے کرام سے دوستانہ مراسم رکھتے ہیں عالم اسلام کے نقشبندی مشائخ سے بالخصوص اور دیگر سلاسل کے بزرگوں سے بالعموم آپ ملاقات ورابطہ رکھتے ہیں بہت سے مشائخ کے ساتھ آپ کے دوستانہ تعلقات ہیں اس دوستی کا حلقہ پاکستان کے علاوہ ہندوستان، ترکی، روس کی آزاد ریاستیں، افغانستان، سعودی عرب، مصر جیسے ممالک میں پھیلا ہوا ہے غرضیکہ آپ کی ذاتِ گرامی اور آپ کا وجود مسعود اس زمانہ میں قحط الرجال میں ایک نعمت عظمٰی سے کم نہیں۔

آپ عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے برادر حقیقی و سجادہ نشین حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر ہیں آپ کی تبلیغی مساعی تقریر و تحریر کے حوالہ سے رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ تنظیمی و تحریکی حوالہ سے آپ کی مساعی جمیلہ خصوصاً تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ کا سرگرم کردار مشعل راہ ہے الغرض آپ ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں گویا اپنی ذات کے اندر ایک تحریک ہیں اسلاف کی صحیح یادگار ہیں آپ کی دینی خدمات سے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کی بہاریں بلکہ یہ سب انہی کا فیضانِ کرم ہے۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ قائم و دائم رکھے۔

آمین

خاکپائے غلامان شیر ربانی و ثانی لاثانی

سگِ بارگاہِ فخر المشائخ

ناچیز شیخ محمد حنیف گوجرانوالہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنئے!

زیر نظر کتابچہ میں برادرم صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب طال عمرہ' نے بعض ایسے اختلافی مسائل یکجا کیے ہیں جن کا جاننا ہر حنفی مسلمان کیلئے ضروری ہے' مثال کے طور پر درود شریف' استمداد از اولیائے اللہ' زیارت قبور و عرس' مولود شریف' علم غیب اور حاضر و ناظر وغیرہم وہ روزمرہ کے مسائل ہیں جن سے مسلمانوں کو ہر روز واسطہ پڑتا ہے۔

آج ملک کے طول و عرض میں ان مسائل کو دو نظریوں سے جانچا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے جو ان مسائل کی صحت پر اعتماد کرتی ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جو سرے سے ان کی ضرورت کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ اوّل الذکر حضرات کو ان کے عقائد کی بنا پر ''بدعتی'' اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں اور انہیں کیسے کیسے خطابات سے نوازتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان ہر دو جماعتوں میں آخر کون سی حق پر ہے' کیا

marfat.com

دونوں کا طرز عمل اپنی اپنی جگہ پر صحیح ہے' یا مؤخر الذکر حضرات محض اپنی ہٹ دھرمی سے آج دوسروں کو معتوب کرنا چاہتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے ان اختلافی مسائل کو پیش کر کے بڑے مسئلہ کو بھی حل کر دیا ہے' بلکہ انہوں نے حضرات دیوبند اور اہلحدیث کے بعض پیش رووں کے طرز عمل اور ان کی تحریروں کے اقتباسات کی روشنی میں اس جھگڑے کو ہمیشہ کیلئے چکانے کی کوشش کی ہے۔ مخالفین کی جماعت میں حضرات شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ' شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن قیم' حاجی امداد اللہ صاحب' قاسم نانوتوی' رشید احمد گنگوہی اور نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کو جو اقتدار حاصل ہے' وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگر یہ مہربان ان مقتدر ہستیوں کی علمیت اور بزرگی کے معترف ہیں تو مذکورہ بالا مسائل میں ہمارے لئے اختلاف کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ ہاں یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ وہ ان ''پیشرووں'' کو ہی غلط سمجھتے ہوں اور ان کے طرز عمل سے انہیں نفرت ہوگئی ہو۔ دین وہی پہلا دین ہے' مسلمان بھی وہی ہے' اور یہ معمولات بھی وہی ہیں جن پر احناف مدت مدید سے عمل پیرا ہیں۔ بدعت تو وہ کام ہوتے ہیں جن کا کرنا شریعت کے منافی ہو اور وہ فعل یا افعال جن پر علماء اور صلحاء کی جماعتیں متفق ہوں اور وہ ان کے معمولات میں شامل ہوں' ایسے افعال بھلا بدعت کیونکر کہلا سکتے ہیں۔ یوں بھی اللہ کے نیک بندوں کا کوئی بھی فعل حق سبحانہ' وتعالیٰ کے منشا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف نہیں ہوتا کیونکہ یہ امر اُن کے شعار بندگی اور اصول تابعداری کے منافی ہے۔ ان کے قول و فعل

marfat.com

رضائے خداوندی کا نمونہ اور اطاعت جناب رسول مقبول ﷺ کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ ہمیں معترضین کی باتیں سن کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کس دلیری اور دریدہ ذہنی سے متقدمین حضرات کی ایک بڑی جماعت کے معمولات کو آج جھٹلاتے ہیں۔ حالانکہ اگر آج ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں تو نہ ہماری عبادت میں متقدمین کے سے خلوص کی جھلک ہے اور نہ ہماری روزمرہ زندگی ان سے لگا کھا سکتی ہے۔ آہ وہ حضرات تو رسول مقبول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے اور ان کے اخلاق کا نمونہ تھے اور ہم

ع نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

اُمید ہے صاحبزادہ صاحب کی اس تالیف کو سنجیدہ اور حق پسند طبقہ قدر کی نگاہوں سے دیکھے گا۔

ناچیز، محمد امین شرقپوری عفی عنہ

(مدیر ماہنامہ "حقیقت اسلام" لاہور)

۱۵ نومبر ۱۹۵۲ء

❀......❀......❀

marfat.com

مسئلہ درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (پ۲۲ سورہ الاحزاب آیت ۵۶)

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، نبی ﷺ پر۔ اے ایمان والو! نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے بہت سے احکام دیئے ہیں۔ لیکن کہیں یہ نہیں فرمایا کہ ہم بھی فلاں کام کرتے ہیں یا فرشتے یہ کام کرتے اور تم بھی ایسا کرو۔ مگر درود پاک کا حکم کیسا ہے؟ بات یہ ہے کہ جس چیز کا حکم اہتمام سے دینا ہوتا ہے تو بادشاہ رعایا سے کہتا ہے کہ ہم بھی یہ کام کرتے ہیں اور ہمارے ارکانِ حکومت بھی، لہٰذا ہماری رعایا بھی یہ کام کرے۔ پھر ایسا کون سا کام ہوسکتا ہے جو خالق اور مخلوق کا مشترکہ ہو، رب تو پاک اور بے نیاز ہے، وہ بندوں ایسے کام بھلا کیوں کرنے لگا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ تو بندوں کے کرنے کے کام ہیں اور پیدا کرنا، مارنا اور روزی دینا، یہ رب کے کام ہیں۔ مگر درود شریف ہی ایک ایسا کام ہے جو رب کا بھی ہے اور

marfat.com

مخلوق کا بھی اس لئے بندوں کو حکم دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کام کو خود سے منسوب کیا ہے کہ بلاشبہ میں اور فرشتے حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں' اور چونکہ ہم خود (رب اور فرشتے) یہ فریضہ انجام دیتے ہیں اس لئے اے بندو تم بھی حضور پر درود بھیجو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو صلوٰۃ وسلام دونوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مسلمان اس کی تعمیل میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھتے ہیں' کیونکہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہے۔ اگر اس آیت کی تعمیل صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ الخ سے کی جائے تو آیت شریف کی پوری تعمیل نہیں ہوتی' کیونکہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ میں صرف صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ جس سے صَلُّوْا کی تعمیل ہوتی ہے اور وَسَلِّمُوْا کی نہیں ہوتی۔ بلکہ آیت کی پوری تعمیل اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سے خوب ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ کہ سرور عالم ﷺ نے ہمیں اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی الخ درود شریف تعلیم فرمایا اور نماز میں بھی ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی ہی پڑھتے ہیں' بلکہ یہ درود شریف نماز کے ساتھ مختص ہے۔

چنانچہ تحفۃ الذاکرین للشوکانی ص ۱۱۱ پر شوکانی تحریر کرتا ہے کہ یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ نماز کے ساتھ مختص ہے۔ نماز کے علاوہ وہ درود شریف پڑھنا چاہیے جس میں صَلُّوْا اور وَسَلِّمُوْا دونوں ہوں' بلکہ درود شریف باوضو اور دوزانو بیٹھ کر پڑھنا چاہیے۔

امام ابنِ قیم جو کہ ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں اور جن کو علمائے دیوبند'

marfat.com

اہلحدیث زیادہ مستند جانتے ہیں' اپنی کتاب ''جلاء الافہام'' مطبوعہ امرتسر ص ۷۳ پر اور امام ابن حجر مکی ''الجوہر المنظم'' کے اندر طبرانی کی حدیث نقل فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِی دَرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ' یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ' حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ شریف کے روز مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو' کیونکہ وہ دن حاضری والا ہے' اور اس میں فرشتے نازل ہوتے ہیں' اور کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھ پر درود پڑھتا ہو اور اس کی آواز مجھے نہ پہنچتی ہو' وہ شخص خواہ کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: میری وفات کے بعد بھی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام قرار دیا ہے۔

امام ابن قیم اپنی کتاب ''جلاء الافہام'' مطبوعہ امرتسر کے ص ۱۳' میں فرماتے ہیں۔

ذکرنا ابوموسیٰ المدنی من طریق عبدالغنی بن سعید قال سمعت اسماعیل بن احمد بن اسماعیل الحاسب قال اخبرنی ابوبکر محمد بن عمر قال کنت عند ابی بکرِ بن

marfat.com

مجاهد فجاء الشبلی فقام الیه ابوبکر بن مجاهد فعانقه وقبل بین عَیْنَیْهِ فقلت له یاسیدی تفعل هذا بالشبلی وانت وجمیع من بغداد یتصورُونه انه مجنون فَقَالَ لی فعلت به کما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام وقد اقبل الشبلی فقام الیه وقبل بین عینیه فقلت یارسول الله اتفعل هذا بالشبلی فقال هذا یقرؤ بعد الصلوٰة لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز الی آخر السورة ویقول ثلث مرات صلی الله علیک یامحمد فلما دخل الشبلی سالته عما یذکر بعد الصلوٰة فذکر مثله۔

ترجمہ ابوموسیٰ مدنی نے بیان کیا کہ عبدالغنی بن سعید کی وساطت سے کہ انہوں نے اسماعیل بن احمد بن اسماعیل حاسب سے سنا اور انہوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر محمد بن عمر نے خبر دی کہ میں ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بن مجاہد کے پاس تھا تو شبلی رحمۃ اللہ علیہ آیا اور ابوبکر بن مجاہدؒ ان کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کی دو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار آپ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا کرتے ہیں، حالانکہ آپ اور تمام بغداد والے اس کو دیوانہ تصور کرتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ وہ کیا ہے جیسا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے، اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بطور شفقت کھڑے ہو گئے اور ان کی دو آنکھوں کے

marfat.com

درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا ' رسول اللہ ﷺ آپ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ کیا کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس لئے کہ یہ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتے ہیں ''لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ الخ (پ ۱۱ سورہ التوبہ آیت ۱۲۸) اور تین دفعہ کہتے ہیں ''صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّد'' ابوبکر محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ جب شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے من وعن بیان کیا۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب ''انتباہ فی سلاسل الاولیاء'' کے ص ۱۲۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔

وبعدہٗ فریضہ نماز بامداد بگذارد چون سلام دہد با ورا دفتیحہ خواندن مشغول شود کہ از تبرکات انفاس ہزار وچہار صد ولی کامل جمع شدہ است وفتح ہر یک ازاں درکلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت وصفائی مشاہدہ خواہد نمود از ولایت ہزار چہار صد ولی کامل نصیب یابد۔

ترجمہ فرض صبح کے پڑھے اور جب سلام پھیرے تو اورادفتیحہ پڑھنے میں مشغول ہو۔ کیونکہ یہ اوراد ایک ہزار چارسو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے' جس کے ہر کلمہ میں فتح ہے' اور جو خلوص کے ساتھ اسے پڑھے وہ اس کی برکت وصفائی کا مشاہدہ کرے گا' اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ اور آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔

چوں دوازدہم بار بزیارت کعبہ رفتم بمسجد اقصیٰ رسیدم حضرت رسول

marfat.com

اللہ ﷺ را واقعہ دیدم کہ بجانب ایں درویش مے آیند برخاستم پیش رفتم وسلام بگفتم از آستین مبارک جزوی بیروں آوردند وایں درویش را فرمودند کہ خذ ھٰذہ الفتحیۃ یعنی بگیر ایں فتحیہ را چوں از دست مبارک حضور اقدس ﷺ گرفتم ونظر کردم ہمیں اوراد بودند بدیں اشارت اوراد فتحیہ نام کردہ شد!

ترجمہ کہ جب بارھویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا اور مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو حضور رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور آگے بڑھا اور حضور کو سلام کیا۔ حضور نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا:

خذھٰن الفتحیۃ۔

یعنی اس فتحیہ کو لے لو۔ جب میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے وہ جز لیا اور پڑھا تو یہی اوراد تھے۔ چنانچہ اسی نسبت سے ان کا نام اوراد فتحیہ رکھا گیا۔

ناظرین کرام اوراد فتحیہ نکال کر دیکھیں کہ اس میں کیسے کیسے پیارے القاب سے حضور پُرنور سیّد عالم ﷺ پر درود شریف پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَالْمُرْسَلِیْن

marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامُ الْمُتَّقِیْن

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی محمد قاسم نانوتوی بانیٔ دار العلوم دیوبند وغیرہ اکابرین علمائے دیوبند کے پیر و مرشد ہیں اور جن کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے ''امداد المشتاق'' میں لکھا کہ وہ اس زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں۔ وہ جناب اپنی کتاب ''ضیاء القلوب'' مطبع مجتبائی دہلی ص ۸۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

ضیاء القلوب ص ۸۳ طریق حصول زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز عشاء باطہارت کامل و جامہ نو واستعمالِ خوشبو بادب تمام روبسوئے مدینہ منورہ بنشیند وملتجی از جناب قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک صلی اللہ علیہ وسلم و دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلباس بسیار سفید و عمامہ سبز و چہرہ منور مثل بدر بر کرسی تصور کند۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ راست۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ چپ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ در دلِ ضرب کند وایں درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند انشاء اللہ تعالیٰ بہ مطلوب خواہد رسید۔

ترجمہ جس کو شوق حضور علیہ السلام کی زیارت کا ہو' وہ عشاء کی نماز کے بعد طہارت کامل کے ساتھ صاف نیا کپڑا پہن کر' خوشبو لگا کر' نہایت ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور جنابِ الٰہی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی التجا کرے' اور دل کو تمام خطروں سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ

marfat.com

حضور پُر نور سیّد دو عالم ﷺ سفید کپڑے پہنے' سبز عمامہ باندھے ہوئے کرسی پر جلوہ افروز ہیں' اور چہرہ مبارک حضور ﷺ کا چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے' اور داہنی طرف اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بائیں جانب اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِى اللّٰهِ اور دل میں اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ کی خوب ضربیں لگائے اور پے در پے جس قدر ہو سکے' یہ درود شریف پڑھے' ان شاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا''۔

غیر مقلدین کے سردار نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب اپنی کتاب ''مسلک الختام'' بشرع بلوغ المرام میں فرماتے ہیں۔

نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین موموناں وقرۃ العین عابداں است۔ در جمیع احوال و واقعات خصوصاً در حالت عبادات ونورانیت وانکشاف دریں کل محل بشیتر وقوی تر است و بعضے عرفاء قدس سرہم گفتہ انداایں خطاب و بجہت سریاں حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام درذرائر موجودات وافراد ممکنات' پس آنحضرت ﷺ در ذوات مصلیان موجود و حاضر است' پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد ازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور و فائز گردد۔ آرے در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست۔ می بنیمت عیاں ودعامی فرستمت۔

ترجمہ آنخضرت ﷺ مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام حالتوں اور تمام وقتوں میں خصوصاً عبادات کی حالت میں

marfat.com

نورانیت اور انکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتا ہے۔ بعض عارفین نے کہا ہے کہ حقیقتِ محمدیہ ﷺ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں پائی جاتی ہے۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں۔

نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہوتا کہ قرب کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے۔ کیونکہ عشق کی راہ میں قرب و بعد نہیں۔ میں آپ کو ظاہر اُ دیکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔

فخر المشائخ حضرت
شرقپوری نقشبندی مجددی
میاں جمیل احمد
زیر سرپرستی
مختلف رفاہی ادارے
دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ برائے طلباء
شیر ربانیؒ فری ڈسپنسری
فری سفری شفاخانہ
جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات
(جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)
شب و روز خدمت خلق انجام دے رہے ہیں
اہل ثروت حضرات و خواتین سے التماس ہے کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کر ان کو مضبوط کریں
قربانی کے موقع پر کھالیں اور گندم میں عشر نکالتے وقت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف میں حصہ ڈالنا نہ بھولیے
نوٹ: شرقپور شریف سے دور رہنے والے علاقوں کے لوگ کھالیں اور عشر کا حصہ بیچ کر دار المبلغین میں نقد صورت میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں
آپ اپنے عطیات دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ کے اکاؤنٹ نمبر 4-626 برانچ نیشنل بنک شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان میں جمع کروا سکتے ہیں
الداعیان
صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی
آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)
056-2591054
0300-4243812

marfat.com

مسئلہ استمداد

تحفۃ الذاکرین لشوکانی ص ۱۵۵، کتاب الاذکار ص ۱۰۰ عَنْ اِبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُفَلَتتُ دَابَّۃُ اَحَدِکُمْ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ فَلْیُنَادِ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَحْبِسُوا قَالَ النَّوَوِی بَعْدَ ان رَوٰی ھٰذَا الحَدِیْثَ عَنْ کتابِ ابْنِ سَنِیٍ قُلْتُ وحَکیٰ اِلَیَّ بَعْضُ شُیُوْخِنَا الْکِبَارِ فِیْ الْعِلْمِ اِنَّھَا انْفَلَتَتْ معنا بَھِیْمَۃٌ فَعَجَزُوْا عَنْھَا فَقُلْتہ، فوقفتْ فِی الْحَالِ بِغَیْرِ سببٍ۔

ترجمہ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم سے کسی کا چوپایہ جنگل میں دوڑ جائے تو پکارے اے اللہ کے بندو روک لو۔ نووی نے ابن سنی کی کتاب سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے کہا اور میرے بڑے بڑے علمی مشائخ نے بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے پاس بھی ایک چوپایہ بے قابو ہو گیا تو ہم اس سے عاجز ہو گئے تو میں نے بھی وہی (یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَحْبِسُوْ) کہا تو وہ فوراً بغیر سبب کے رُک گیا۔

نوٹ اس حدیث کو نقل کرنے والے رئیس الوہابین مولوی شوکانی اور

marfat.com

علامہ نووی نے بھی اس حدیث کو درست سمجھتے ہوئے اپنے بعض مشائخ کے تجربے سے بھی اسے صحیح ثابت کیا ہے۔ چنانچہ شوکانی نے غائبانہ استعانت میں عباد اللہ کی دوسری حدیث جو نقل فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔

تحفۃ الذاکرین ص ۱۵۵ وَاَخْرَجَ الْبَزَّارُ مِن حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. قَالَ اِنَّ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَۃً فِی الْاَرْضِ سِوَاالْحَفَظَۃِ یَکْتُبُوْنَ ما سَقَطَ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ فَاِذَا اَصَابَ اَحَدُکُمْ لِشَیْءٍ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ قَالَ فِی مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ رِجَالُہٗ ثقاتٌ وفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی جواز الاستعانَۃِ بِمَنْ لایراھُمُ الْاِنْسَانُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ من الْمَلٰئِکَۃِ وصالِحِی الْجِنِّ وَلَیْسَ فِیْ ذَالِكَ بَاْسٌ کَمَا یَجُوْزُ لِلْاِنْسَانِ اِنْ یَسْتَعِیْنَ بِبَنِیْ آدَمَ اِذاعْتَرَتْ دابتہ' او انفلتت۔

ترجمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے بزار نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محافظین فرشتوں کو مقرر کیا ہوا ہے جو درخت کا پتہ بھی زمین پر گرے وہ لکھتے ہیں تو جب تمہیں کسی جنگل میں کوئی تکلیف پہنچے تو پکارنا چاہیے اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ یعنی اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری امداد کو پہنچو۔ مجمع الزوائد میں کہا گیا ہے کہ اس حدیث شریف کے راوی معتبر ہیں اور حدیث میں استعانت کے جواز پر یہ دلیل ہے کہ جس شخص کو انسان نہ دیکھتا ہو اللہ کے بندوں سے یا فرشتوں اور نیک جنات سے' اس شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ بنی آدم سے غائبانہ طلب مدد کرے جبکہ اس کا چوپایہ دوڑ

marfat.com

جائے اور بے قابو ہو جائے۔

قصائد قاسمی مصنفہ محمد قاسم نانوتوی صاحب بانی دارالعلوم دیو بند ص ۸

مدد کرے اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامیٔ کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگاوے تو ہووے بیڑا پار

(قصائد قاسمی ص ۳۶)

حافظ ضامن اپنے مرشد مولوی ضیاء الدین رامپوری کو لکھتے ہیں۔

تیرا سایہ ہو جس پر اس پر ہو اللہ کا سایہ
خدا راضی ہو تو راضی ہو شاہا جس مسلماں سے
مدد کر غوث اعظم بیکسوں ہمرے غریبوں کی
چھوڑائے غیر تیرے کون دست نفس شیطان سے
خبر لینا ہماری اے شہ دنیا و دین جلدی
کہ ہے گا برسر کیں نفس اس ننگِ غلاماں سے
پکڑنا ہاتھ میرا شمع نورِ احمدی جلدی
کہ رہ ملتا نہیں مقصود کا ظلماتِ عصیاں سے

تذکرۃ الرشید جلد اوّل ص ۲۵۶۔ سنا ہے کہ طوفان کی شدت کے

marfat.com

وقت جس کی تھوڑی دیر بعد سکون کے آثار پیدا ہوئے۔ حکیم ضیاء الدین صاحب یا کسی دوسرے شخص نے عالمِ رویا یا عالمِ واقعہ میں دیکھا تھا کہ متلاطم سمندر میں ایک طرف اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ اور دوسری جانب حضرت حافظ صاحب جہاز کو کندھے پر رکھے ہوئے آگے کو دھکیلتے اور موجوں کے تھپیڑوں سے ان کی حفاظت فرماتے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں گھبراؤ نہیں۔

الطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم ص ۴ میں لکھا ہے کہ وَمُعْتَصِمُ الْمَكْرُوْبِ فِيْ كُلِّ غَمْرَةٍ وَمُنْتَجِعُ الْغُفْرانِ مِنْ كُلِّ تائب۔

یعنی بنظر نے آید مرا مگر آنحضرت ﷺ کہ دست زدن اندوہ گیں۔

امداد المشتاق مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب و مولوی مشتاق احمد انبیٹھوی ص ۱۱۶، حاجی امداد اللہ صاحب جو سب دیوبندیوں کے پیر ہیں وہ اپنے پیر خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق رقم طراز ہیں۔

تم ہو اے نورِ محمد خاص محبوبِ خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگارِ مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہِ نورِ محمد وقت ہے امداد کا
جام الفت سے تیرے مَیں بھی نہیں اک جرعہ نوش
سینکڑوں در پر تیرے مدہوش ہیں اے مے فروش

marfat.com

دل میں ہے ان کے بھرا اک بادۂ وحدت کا جوش
پر یہی کہہ کر اٹھے ہیں جب آیا ہے ان کو ہوش
اے شہِ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہِ نُور محمد وقت ہے امداد کا

جنابِ رسالت مآب ﷺ نے دنیاوی زندگی میں مستغیثین کی امداد و اعانت فرمائی اور جب کہ آنجناب اس دنیا سے کوچ کر کے دنیائے آخرت میں جلوہ افروز ہوئے ہیں تب بھی مستغیثین کی اعانت و امداد فرماتے ہیں۔ چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ کے صفحہ ۳۸۳ پر اس امداد کا ذکر کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جو قصیدہ بردہ شریف کے مصنف کی استعانت فرمائی اور اسے بیماریٔ فالج سے نجات دلائی۔ (مصنف)

ص ۳۸۳ کتاب نشر الطیب حالات قصیدہ بردہ جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ توسل حاصل کرنے کی برکت مذکور ہے۔ عطر الوردہ میں قصیدہ بردہ کے برکات میں لکھا ہے کہ صاحب قصیدہ یعنی امام ابوعبید اللہ شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری قدس سرہٗ کو فالج ہوگیا تھا۔ جس سے

marfat.com

نصف بدن بیکار ہوگیا۔ انہوں نے بالہام ربانی یہ قصیدہ تصنیف کیا اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے بدن پر پھیر دیا یہ فوراً شفایاب ہو گئے۔ اور یہ اپنے گھر سے نکلے تھے کہ ایک درویش سے ملاقات ہوئی' اس نے درخواست کی مجھ کو وہ قصیدہ سنا دیجئے جو آپ نے مدح نبوی میں کہا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کون سا قصیدہ؟ اس نے کہا: جس کے اوّل میں یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ۔ ان کو تعجب ہوا کیونکہ انہوں نے اس قصیدہ کی کسی دوسرے کو اطلاع نہیں دی تھی۔ اس درویش نے کہا۔ واللہ! میں نے اس قصیدہ کو اس وقت سنا ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پڑھا جا رہا تھا اور حضور اکرم ﷺ خوش ہو رہے تھے' سو انہوں نے یہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔

چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۲۳۲ پر اپنے اشعار بعنوان لِمُؤَلِّفِہ درج کرتے ہیں۔

یَا شَفِیْعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ — اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَا رِ مُعْتَمِدِیْ

دستگیری کیجئے میری ولی — کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

لَیْسَ لِیْ مَلْجَا سِوَاکَ آغِثْ — مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ — فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

غَشَّنِیَ الدَّهْرُ یَا ابْنَ عَبْدِاللّٰہ — کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ

ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف — اے میرے مولا خبر لیجئے میری

marfat.com

لَیْسَ لِیْ طَاعَۃٌ وَلَا عَمَلٌ — بِیَدٍ حُبُّکَ فَھُوَ لِیْ عِنْدِیْ

کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس — ہے مگر دل میں محبت آپ کی

یَارَسُوْلَ الْاِلٰہِ بَابُکَ لِیْ — مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحِدِیْ

میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول — ابر غم گھیرے نہ مجھ کو پھر کبھی

جُدْ بِلَاقْبَالَ فِی الْمَنَامِ وَکُنْ — سَاتِرًا لِلذُّنُوْبِ وَالْفَنَدِیْ

خواب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے — اور مرے عیبوں کو کر دیجئے خفی

اَنْتَ عَافٍ اَبَرُّ خَلْقِ اللّٰہِ — وَمُقِیْلُ الْعِثَارِ وَاللُّدَرِیْ

در گزر کرنا خطاؤ عیب سے — سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی

رحمۃ للعباد قاطبۃ — بَلْ خُصُوْصًا لِکُلِّ ذِیْ اَوَدٍ

سب خلائق کے لئے رحمت ہیں آپ — خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

کیتنی کُنْتُ ترب طیبتکم — فَاَلْتَعَمْتُ النِّعَالَ ذَاكَ قدی

کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک — نعل بوسی کافی ہوتی آپ کی

فَاُصَلِّیْ عَلَیْكَ بِالتَّسْلِیْمِ — مُتْحِفًا عِنْدَ حضرَۃِ الصَّمَدِ

آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا — حضرت حق کی طرف سے دائمی

بِعَدَادِ الرِّمَالِ وَالْاَنْفَاسِ — وَالنَّبَاتِ الْکَثِیْرِ مُنْتَصِرٍ

جس قدر دنیا میں ہیں ریت اور سانس — اور بھی ہے جس قدر روئیدگی

وَعَلَی الْاٰلِ کُلِّھِمْ اَبَدًا — بَالِغًا عند مُنْتَھَی الْاَمَدِ

اور تمہاری آل پر اصحاب پر — تابقائے غیر دارا اخروی

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ”نفح الطیب“ میں بدیں الفاظ شوکانی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

marfat.com

زمرہ رائے در افتاد بارباب سنن

شیخ سنت مددے قاضی شوکاں مددے

اور یہی نواب صدیق حسن خاں اپنے ''قصیدہ عنبریہ'' میں آنحضرت ﷺ سے یوں استغاثہ کرتے ہیں۔

مَالِیُ وُرآءَكَ مُسْتَغَاثٌ فَارْحَمَنْ۔ یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن. بُکَائِی۔ یعنی میرے لئے حضور اکرم ﷺ کے سوا کوئی فریاد رس نہیں ہے' پس رحمۃ اللعالمین میرے رونے پر رحم فرمایئے۔

حکم وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ' لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو مخبرالی الشرک ہے۔ ہاں اگر وسیلہ' ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہوکر پڑھے تو کچھ ہرج نہیں۔ یہ تحقیق ہے اس مسئلہ میں۔ اب بعض علماء اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے' اس ندا سے منع کرتے ہیں۔ ان کی نیت بھی اچھی ہے مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنے والا سمجھ دار ہو تو اس پر حسن ظن کیا جاوے اور جو محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے' اگر اس عقیدہ میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کردی جائے۔ (اس سے معلوم ہوا' یہ کہنا بھی شریک نہیں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۵)

فتاویٰ امدادیہ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ج ۴ ص ۹۴: یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ صحیح العقیدہ سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہوسکتی ہے۔

marfat.com

مسئلہ عرس

عرس کے لفظی معنی شادی کے ہیں یعنی خوشی۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ دنیا مومنوں کیلئے قید خانہ اور کافروں کیلئے جنت ہے' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق پہلی فصل بحوالہ مسلم) اور جس دن کوئی ولی اللہ اس دنیا کی قید سے سفر کر کے آخرت کو جاتا ہے تو وہ دن اس کیلئے خوشی کا ہوتا ہے۔ پس یہاں مقصود عرس سے یہ ہے کہ کسی بزرگ کے وصال کے دن ختم کلام اللہ سے اور طعام سے اس کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے' اور علماء دیوبند بالخصوص مولوی رشید احمد و حاجی امداد اللہ صاحب عرس اور ایصال ثواب کو مستحسن قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ حاجی امداد اللہ صاحب ہفت مسئلہ کے ص ۱۲ میں لفظ عرس کے متعلق فرماتے ہیں کہ "عرس کا لفظ ماخوذ اس حدیث سے ہے کہ "نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعُرُوْسِ " (ترمذی ج ۱ ص ۱۲۷ مشکوٰۃ کتاب الایمان باب اثبات عذاب القبر دوسری فصل) یعنی بندہ صالح سے کہا جاتا ہے کہ تم عروس کی طرح آرام کر لو۔ چونکہ موت مقبولانِ الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے' لہٰذا اس سے بڑھ کر

marfat.com

کون سی عروسی ہوگی۔ چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے۔ خصوصاً جن بزرگوں سے فیض و برکات حاصل ہوئے ہیں ان کا زیادہ حق ہے۔ ادھر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب ازدیاد محبت و تزاید برکات ہے' اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے مشائخ عرس کے روز وہاں رونق افروز ہوتے ہیں۔ ان میں جس سے عقیدت ہو' ضرورت منداس کی غلامی اختیار کرلے۔ اس لئے مقصود ایجاد سم عرس سے یہ ہے کہ سب سلسلہ کے لوگ ایک تاریخ پر ایک جگہ جمع ہو جائیں تاکہ باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جائے۔ اور دن کے تعین میں یہی مصلحت ہے۔ اب رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا' اس میں اسرار مخفیہ ہیں' ان کا اظہار ضروری نہیں چونکہ بعض طریقوں میں سماع کی عادت ہے اس لئے تجدید حال اور ازدیاد ذوق و شوق کیلئے کچھ سماع بھی ہوجاتا ہے۔ پس اصل عرس کی اس قدر ہے اور اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ بعض علماء نے بعض حدیثوں سے بھی اس کا استنباط کیا ہے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۲' ۱۳)

حاجی امداد اللہ صاحب اس مسئلہ پر ہفت مسئلہ میں اپنا مشرب ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔

مشرب فقیر اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر و مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہوں۔ اوّل قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی تو مولد پڑھا جاتا ہے' پھر ماحضر کھانا کھلا دیا

marfat.com

جاتا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد اوّل کتاب البدعات صفحہ ۹۲

بہت اشیاء ہیں کہ اوّل مباح تھیں پھر کسی وقت منع ہو گئیں، مجلس عرس مولود بھی ایسی ہی ہے۔ اہل عرب سے معلوم ہوا ہے کہ عرب شریف کے لوگ حضرت سیّد احمد بدوی کا عرس بہت دھوم دھام سے کرتے ہیں، خاص کر علمائے مدینہ منورہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا عرس بھی کرتے رہتے۔ جن کا مزار احد پہاڑ پر ہے۔ غرض کہ دنیا بھر کے مسلمان خصوصاً اہل عرب اہل مدینہ عرس پر کار بند ہیں اور جس کو مسلمان اچھا جانے وہ عنداللہ بھی اچھا ہے۔ عقل بھی چاہتی ہے کہ عرس بزرگان اچھی چیز ہے، اوّلاً تو اس لئے کہ عرس زیارت قبور اور صدقہ وخیرات کا مجموعہ ہے۔ زیارت قبور بھی سنت اور صدقہ بھی سنت تو دو سنتوں کا مجموعہ حرام کیونکر ہو سکتا ہے۔

''زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح'' میں شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں۔

ایں طعن مبنی است بر جہل بہ احوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ مقررہ را ہیچ کس فرض نمی داند وتبرک بقبور صالحین وامداد ایشاں بایصال ثواب وتلاوت قرآن ودعائے خیر وتقسیم طعام وشرینی امر مستحسن خوب است۔ باجماع علمائے وتعین روز عرس برائے آں است کہ آں روز مذکر انتقال ایشاں مے باشد۔ از دار العمل بدار الثواب والا ہر روز کہ ایں عمل واقع شود موجب فلاح ونجات است۔

marfat.com

یہ طعن محض لوگوں کے حالات سے خبردار نہ ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ کوئی شخص بھی شریعت کے مقرر کردہ فرائض کے سوا دوسرے فعل کو فرض نہیں جانتا۔ ہاں! صالحین کی قبور سے برکت لینا اور ایصال ثواب اور تلاوت قرآن اور تقسیم شرینی وطعام سے ان کی مدد کرنا اجماع علماء سے ثابت ہوتا ہے۔ عرس کا دن اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ دن ان کی وفات کو یاد دلاتا ہے ورنہ جس دن بھی یہ کام (تلاوت قرآن اور تقسیم شرینی وطعام) کیا جائے اچھا ہے۔

زیر اہتمام
فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف
فون شرقپور شریف 056-2591054
لاہور: 042-37313356-37225144 موبائل 0300-4243812

سالانہ ختم مبارک
برادر حقیقی وسجادہ نشین
اعلیٰ حضرت شیر ربانی
میاں شیر محمد شرقپوریؒ
حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کا
بتاریخ ۱۷، ۱۸، اکتوبر، بمطابق یکم دوم کا تک
ہر سال شرقپور شریف میں منعقد ہوتا ہے۔
آستانہ عالیہ شرقپور شریف

مجدد ہزارہ دوم
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ
کا سالانہ ختم مبارک ہر سال 27,28
صفر المظفر کو شرقپور شریف میں ہوتا ہے

شیر ربانی فری ڈسپنسری
(جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)
شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ، پاکستان

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے وابستگان سے خصوصی اور مخیر حضرات سے عمومی اپیل ہے کہ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ، جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات اور شیر ربانی فری ڈسپنسری کے لیے مالی تعاون فرمائیں۔ خصوصاً عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں، فصل کے موقع پر عشر (یا ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقوم) ادارہ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف میں ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

شرقپور شریف: 0300-4243812 ، 056-2591054
لاہور: 042-37313356-37225144

مسئلہ گیارہویں شریف

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گیارہویں پشت میں پیدا ہوئے اور حضرت خاتم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ''اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ'' یعنی اللہ طاق اور اکیلا ہے اور طاق عدد کو دوست رکھتا ہے' کیونکہ وہ اس کی صفات مختصہ سے ہے۔ لہٰذا حضرت شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بھی باتباع سنت وحکم شریعت رسالت پناہ یہ عدد طاق یازدہم کا ہے' نہایت ہی دوست اور محبوب تھا اور چونکہ ظہور نور کوکب غوثیت برج یازدہم آسمان رسالت سے رشد وہدایت تمامی امت کی واقع ہوا' پس اسی حساب سے حضرت غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ اپنے کل آباؤ اجداد کے نام پر تا حضرت خاتم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ فاتحہ اور ایصال ثواب کرتے تھے' اور یہ طریقہ کل مریدان خاندان غوثیت اور اصحاب عقیدت مند میں جاری اور متواتر چلا آتا ہے۔ اور اصل اس کی یہ ہے کہ ہر ماہ کی گیارہویں شریف کو جو کچھ ممکن ہو کھانا یا شرینی مہیا کر کے کسی قدر قرآن کریم پڑھ کر بارواح طیبات تمامی بزرگان وپیغمبران وملائکہ واصحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کلھم اجمعین کو بوسیلہ جمیلہ حضرت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الیٰ یوم الدین ایصال

marfat.com

ثواب کر کے شے ماحضر کو حاضرین میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور بڑی گیارہویں یعنی ماہ ربیع الثانی میں کچھ زیادہ سامان طعام یا شرینی وغیرہ کا حسب توفیق فراہم کر کے علاوہ فاتحہ کے کسی قدر فضائل اور مناقب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بیان کر کے ایصال ثواب کرتے ہیں' اور یہ طریقہ ایصال ثواب بزرگان دین واصحاب دیوبند کا ہے۔

وفی فتاوی الاوزجندی لملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

وکان یوم الثالث من وفات ابراهیم ابن محمد صلی الله علیه وسلم جاء ابو ذر عندالنبی بتمرة یابسة ولبن فیه خبر من شعیر فوضعها عندالنبی فقرء رسول الله صلی الله علیه وسلم الفاتحة وسورة اخلاص ثلاث مرات الی ان قال رفع یدیه لدعاء ومسح بوجهه فامر رسول الله اباذرٍ ان یقسمها بین الناس وایضاً قال النبی صلی الله علیه وسلم وهیت ثواب هذه لابنی ابراهیم۔

ترجمہ اور درمیان فتاوے اوزجندی ملا علی قاری حنفی کے ہے کہ تھا دن تیسرا وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے' ساتھ کھجور خشک اور دودھ کے کہ اس میں روٹی جو کی تھی اور رکھا اس کو نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے' پس پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور سورۂ اخلاص تین بار' یہاں تک کہ اٹھائے آنحضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اور پھیرے منہ پر۔ پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ اس کو درمیان میں لوگوں کے تقسیم کر دے' اور یہ بھی اس میں ہے کہ فرمایا

marfat.com

نبی کریم ﷺ نے' بخشا میں نے ثواب اس کا واسطے اپنے بیٹے ابراہیم کے"۔

شاہ ولی اللہ صاحب زبدۃ النصائح ص ۱۳۲ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصدِ ایصالِ ثواب بروح ایشاں پزندو بخورند مضائقہ نکیست واگر فاتحہ بنام بزرگ دادہ شود اغنیا را ہم خوردن جائز است۔

ترجمہ "اور دودھ چاول کسی بزرگ کے فاتحہ کیلئے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکائیں اور کھائیں تو کوئی حرج نہیں' اور اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جائے تو مال داروں کو بھی کھانا جائز ہے"۔

فتاویٰ عزیزیہ ص ۷۵

طعامِ کہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند برآں قل و فاتحہ درود خواندن متبرک مے شود خوردن بسیار خوب است۔

"جس کھانے پر حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کی نیاز کریں' اس پر قل و فاتحہ درود پڑھنا باعث برکت ہے' اور اس کا کھانا اچھا ہے"۔

فتاویٰ عزیزیہ ص ۴۱

اگر مالیدہ وشیر برائے بزرگ بقصد ایصال ثواب بروئے ایشاں پختہ بخواند جائز است مضائقہ نیست۔

اگر دودھ مالیدہ کسی بزرگ کی فاتحہ کیلئے ایصال ثواب کی نیت سے پکا کر کھائیں تو جائز ہے' اس میں کوئی مضائقہ نہیں"۔

شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی تیجا ہوا' چنانچہ اس کا تذکرہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ملفوظات ص ۳۵ پر کیا ہے۔

marfat.com

روزِ سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیروں از حساب است۔
ہشتاد و یک ختم کلام اللہ بہ شمار آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔

تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے' اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے اور کلمہ طیبہ کا تو اندازہ بھی نہیں''۔

علامہ نووی نے کتاب الاذکار باب تلاوت قرآن میں فرمایا کہ حضرت انس ابن مالک ختم قرآن کے وقت اپنے گھر والوں کو جمع کر کے دعا مانگتے۔ حکم ابن عتبہ فرماتے ہیں کہ ایک مجمع مجاہد و عبدہ ابن ابی لبابہ نے بلایا اور ان سے فرمایا کہ ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ آج ہم قرآن پاک ختم کر رہے ہیں اور ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت مجاہد سے بروایت صحیح منقول ہے کہ بزرگانِ دین ختم قرآن کے وقت مجمع کراتے تھے' کیونکہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

گیارہویں شریف سے اس روز کا کھانا وغیرہ مراد ہے جیسے کہتے ہیں' آج میں نے گیارہویں کھلائی یا کھائی۔ اس پر یہ قیاس یوں ہے کہ گیارہویں کا طعام یا کھانا کھایا کھلایا' کیونکہ تاریخ گیارہویں کھانا یا کھلانا ممکن نہیں۔ جیسے کہا کرتے ہیں میں نے ایک گلاس پانی پی لیا یا ایک طشت یا طباق کھایا تو گلاس اور طباق کھانے میں نہیں آتا بلکہ جو گلاس اور طباق میں شربت ہے یا طعام ہے اس کو کھانا۔ اس روز کا طعام شرینی ہر ایک کیلئے حلال ہے۔

marfat.com

مسئلہ میلاد شریف

واضح ہو کہ مولود شریف یا میلاد شریف یا مولد مبارک کی عبارت سے یہ مراد ہے کہ آنحضور۔ نورٌ علی نور، سرور عالم، سیّد آدم، خیر الخلق و خیر الانبیاء والرسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کی پیدائش کا حال و اثبات نبوت و رسالت و فضائل و خصائل و معجزات کا بیان صحیح صحیح کیا جائے اور آنحضرت ﷺ کی محبت دل میں پیدا کی جائے، اس لئے جب کوئی شخص مسلمان بندۂ خدا مولود شریف کرنا یا کرانا چاہتا ہے تو بروز یکشنبہ یا شب دوشنبہ خالصاً للہ نیت کر کے ریا اور نمود کو دخل نہیں دیتا اور جو کچھ حلال کمائی کا روپیہ پیسہ موجود ہوتا ہے اس میں سے خرچ کر کے اشیاء ضروری، کھانا، عمدہ شرینی، خوشبو، عطر، پھول، پانی سرد خرید کر کے مہیا کرتا ہے، پھر فرش فروش، چاندنی اور روشنی وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے۔ ایک مکان نہایت صاف ستھرا اس محفل کیلئے منتخب کرتا ہے۔ اور اس مکان کو حسب مقدور آراستہ کرتا ہے، پھر دن مقرر علماء وحفاظ ونعت خوانان کو اس مکان میں طلب کرتا ہے اور قاری، مولود شریف کیلئے چوکی یا تخت بچھاتا ہے۔ اس پر قالین اور عمدہ سفید کپڑا

marfat.com

بچھاتا ہے اور پھولوں کے گلدستے اس تخت پر قاری مولود کے سامنے رکھتا ہے اور لوگ پیر و جوان نہایت خوشی اور مسرت سے حاضر ہوتے ہیں۔ تب قاری مولد اور حفاظ قرآن شریف کے چند رکوعات پڑھتے ہیں' پھر درود شریف کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ بانی محفل تمام حاضرین کو خوشبو کی دعوت دیتا ہے اور قاری مولود شریف آنحضرت رسولِ اکرم ﷺ کا ذکر پاک حضور ﷺ کے نور سے پیدا ہونے سے شروع کرتا ہے۔ چند روایات کے بعد وقفہ کرتا ہے۔ اس وقفہ میں نعت خواناں مدح حضور اکرم ﷺ کے ابیات جو محبین و عاشقین کے مصنفہ ہوتے ہیں' خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ جب نعت ختم ہوتی ہے تو دس دس مرتبہ ہر ایک آدمی درود شریف پڑھتا ہے' یا سب حاضرین درود شریف پڑھتے ہیں۔ اسی طرح پڑھتے پڑھتے جب قاری مولود شریف کے ذکر پر پہنچتا ہے تو تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تب حاضرین بھی دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں' جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور درود و سلام آنحضرت ﷺ پر پڑھتے ہیں۔ اور یہ تشبیہ اور تمثیل ان فرشتوں کی ہے جو حضور سرورِ عالم' باعثِ ایجادِ کائنات ﷺ کے ظہور کے وقت کھڑے ہوئے تھے اور درود شریف پڑھتے تھے' درود و سلام کے بعد سب لوگ بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر معجزات آنحضرت ﷺ اور واقعہ معراج شریف اور حالاتِ طیبہ جہاں تک ہو سکے پڑھتے ہیں' اور پھر شرینی پر ختم فاتحہ ہاتھ اٹھا کر پڑھی جاتی ہے۔ تقسیم شرینی کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

marfat.com

امداد المشتاق ص ۵۰ (از حاجی امداد اللہ صاحب)

فرمایا کہ مولود شریف تمام اہلِ حرمین کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطے حُجّت کافی ہے' اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکرِ خیر کیسے مذموم ہوسکتا ہے۔ البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی وہ نہیں چاہئیں۔ اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا' مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب محفلِ میلاد میں قیام کرتے رہے ہیں' ملاحظہ ہو تذکرہ الرشید جلد اوّل ص ۱۱۶

فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۶ پر حاجی امداد اللہ صاحب اپنا مشرب بدیں الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔

مشرب اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے مرشد کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں۔ اوّل قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی تو مولد پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلا دیا جاتا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد اوّل کتاب البدعات ص ۹۲

بہت اشیاء ہیں کہ اوّل مباح تھیں پھر کسی وقت منع ہوگئیں۔ مجلس عرس ایسا ہی ہے۔ اہلِ عرب سے معلوم ہوا ہے کہ عرب شریف کے لوگ حضرت سیّد احمد بدوی کا عرس بہت دھوم دھام سے کرتے ہیں۔

امداد المشتاق ص ۵۵' قول حاجی صاحب

فرمایا ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں' تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا

marfat.com

تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقتِ قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالمِ خلق مقید بزماں و مکاں ہے لیکن عالمِ امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔

marfat.com

مسئلہ نذرانہ

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اس آیت کے ترجمہ میں دیو بندی حضرات بہت غلط بیان سے کام لیتے ہیں حالانکہ اس کا ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چاروں جگہ اپنی تفسیر ''موضح القرآن'' میں حسب ذیل تحریر کیا ہے۔ واضح ہو فرقہ دیو بند شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو معتبر سمجھتے ہیں جیسے کہ مولوی غلام خاں صاحب نے ''جواہر القرآن'' کے ص ۵۴ پر انہیں امام المترجمین تسلیم کیا ہے۔

نمبر (۱) موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۶۰

اور وہ جانور حرام ہے تم پر جو آواز اٹھاویں یعنی کہیں اس کو ذبح کرنے کے وقت نام سوائے اللہ کے۔

نمبر (۲) موضح القرآن ص ۹۹

جو جانور کہ آواز کی گئی ہے وقت ذبح کرنے کے اس کے واسطے سوائے خدا کے کہ اور پر بتوں کے ذبح کرتے ہیں۔

نمبر (۳) موضح القرآن ص ۱۳۶

marfat.com

یا ذبح کیا گیا ہوا ز روئے خلق کے کہ آواز کی گئی ہو وقت ذبح اس کے واسطے سوائے اللہ کے یعنی واسطے بتوں کے ذبح کیا گیا ہو۔

نمبر (۴) موضح القرآن ص ۲۸۲

وہ جانور جس پر آواز نکالی جائے سوائے خدا کے ذبح کرنے کے وقت یعنی بتوں کے نام جو ذبح کریں۔

علامہ نووی شارح مسلم نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے مسلم شریف ج ا ص ۳۷۶

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ والی حدیث کے ماتحت فرمایا ہے قولہ تعالیٰ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ ای رُفِعَ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِہٖ لِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ یعنی اللہ کا فرمان وَمَا اُھِلَّ بِہٖ کا مطلب یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کے وقت آواز غیر اللہ کے ذکر سے بلند کرنا۔

فتویٰ شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ص ۸

ونیز بعضے مردم جانوراں جاندار مثل گاؤ گوسفند و مرغ وغیرہ بر مقابر بزرگاں بطریق نیاز می آرند۔ و بخدماے دہند۔ وقید ذبح مطلق نمی کنند و بمثل بقود و شرینی نیاز کردہ می روند۔ خدماء آں درگاہ مختار اند۔ اگر خواہند ذبح کنند و اگر خواہند فروختہ دہند ایں قسم ہم قباحت ندارد و دریں جا فائدہ چند نوشتہ می شود۔ حق تعالیٰ نافع گرداند۔ یکے آنکہ نذر و نیاز می کنند۔ برائے موتے سہ قسم است یکے برائے حصول ثواب داخل است۔

اور نیز بعض آدمی جانور مثل گائے۔ بکری۔ مرغ وغیرہ مقابر

marfat.com

بزرگانِ دین پر نیاز کے طور پر لے جاتے اور (وہ جانور) خدام کو دے دیتے ہیں اور چلے آتے ہیں۔ اب وہاں کے خادموں کو اختیار ہے کہ ان کو چاہیں تو فروخت کر ڈالیں اور چاہیں تو ذبح کر ڈالیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''انفاس العارفین'' میں فرماتے ہیں۔

دربیان حالات اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت ایشاں فرمودند کہ فرہاد بیگ را مشکلے پیش آمد نذر کرد کہ بار خدایا اگر ایں مشکل بسر آید ایں قدر مبلغ حضرت ایشاں راہدیہ دہم۔ آن مشکل مندفع شد آں نذر از خاطر او برفت بعد چندیں اسپ او بیمار شد ونزدیک ہلاکت رسید۔ برسبب عدم ایفاءِ ایں وعدہ مشرف شدم بدست یکے از خادماں گفتہ فرستادند کہ ایں بیماری بسبب عدم ایفاءِ وعدہ نذر راست۔ اگر آپ خودرا خواہی نذرے را کہ درفلاں محل التزام نمودہ بفرست۔ وے نادم شد وآں نذر فرستاد ہماں ساعت اسپ او شفا یافت۔

آنجناب نے فرمایا کہ فرہاد بیگ کو مشکل پیش آئی، اس نے نذر مانی کہ اے اللہ تعالیٰ! اگر چہ مشکل حل ہو جائے اس قدر آنجناب کو نذرانہ دوں گا۔ وہ مشکل حل ہوگئی اور وہ نذرانہ دینا بھول گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کا گھوڑا بیمار ہوگیا اور قریب المرگ ہوگیا۔ آنجناب نے خادموں میں سے ایک خادم سے کہلوا کر اس کے پاس بھیجا کہ تیرے گھوڑے کی بیماری کا سبب فلاں نذر کا پورا نہ کرنا ہے۔ اگر تم اپنے گھوڑے کی خیریت چاہتے ہو تو وعدہ

marfat.com

کرو کہ فلاں وقت نذرانہ ادا کروں گا۔ وہ شرمندہ ہوا' اور اس نے نذر بھیج دی۔ اسی وقت اس کا گھوڑا بھی تندرست ہو گیا۔

اسی کتاب (انفاس العارفین) کے دوسری جگہ لکھا ہے۔

ایں فقیر از یاراں کہ حاضر واقع بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشاں در قصبہ ڈاشنا بزیارت مخدوم شیخ اللہ دتہ بودند و ہنگام شب شد در آں محل اقامت فرمودند و گفتند کہ مخدوم ضیافت مائے کنندہ مے گوئد کہ چیزے خوردہ روید توقف گردد تا آنکہ اثر مردم مقطع شد و یاس بر یاراں غالب آمد آں گاہ زنے بدر آمد طبق برنج و شرینی بر سر گفت کہ نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاد ہماں ساعت ایں طعام پختہ بنشیند گاں درگاہ مخدوم اللہ دتہ نذر رسانم زوجم دریں وقت آمد ایفاء نذر کردم و آرزو کردم کہ کسے آنجا باشد تا تناول کند۔

اس فقیر نے ان دوستوں سے جو وہاں موجود تھے سنا ہے کہ ایک دفعہ آنجناب قصبہ ڈاشنہ میں درگاہ حضرت شیخ اللہ دتہ پر حاضر تھے۔ رات کو بھی وہیں قیام فرمایا۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ حضرت (صاحب درگاہ) کہتے ہیں کہ کچھ چیز (دعوت) کھا کر جانا۔ پس وہ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں کا آنا جانا بند ہو گیا اور ہمیں بھوک نے ستایا کہ ایک عورت چاولوں کا طباق بطور شرینی لے کر آئی۔ اس نے کہا میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا خاوند آ گیا تو طعام پکا کر اللہ دتہ کے مزار پر بیٹھنے والوں کو نذر پہنچاؤں گی۔ پس نذر حاضر ہے۔

marfat.com

مسئلہ حاضر و ناظر

يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ (پ ۲۲ سورہ الاحزاب آیت ۴۵٬ ۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

مشکوٰۃ ج ۲ باب الکرامات میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے ایک مہم پر بھیجا۔

چند روز کے بعد جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں خطبہ فرما رہے تھے کہ معاً پکار اٹھے۔

يَاسَارِيَةُ الْجَبَلَ۔ "اے ساریہ! پہاڑ کو لو"۔

(مشکوٰۃ باب الکرامات، تیسری فصل)

کچھ عرصہ کے بعد اس لشکر سے قاصد آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ دشمن ہم کو گھیرنے والے تھے کہ ہم نے کسی پکارنے والے کی آواز سنی۔ کہ اے

marfat.com

ساریہ! پہاڑ کو لو۔ تو ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت کے پیچھے لیا' تب خدا نے ہمیں فتح دی۔

''امدادالسلوک'' ص ۱۰ میں مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں۔

ہم مرید بہ یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست۔ پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست' چوں ایں امر محکم دارد ہر وقت شیخ را بیاد دارد۔ و ربط قلب پیدا آئید و ہر دم مستفید۔ مرید در حال واقعہ محتاج شیخ بود۔ شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ القا خواہد کرد۔ مگر ربط تمام شرط است۔ و بسبب ربط قلب شیخ لسان قلب ناطق مے شود و بسوئے حق تعالیٰ راہ مے کشاید و حق تعالیٰ او را محدث می کنند۔

ترجمہ مرید یہ بھی یقین سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ قید نہیں ہے۔ مرید جہاں بھی ہو نزدیک ہو یا دور اگرچہ پیر کے جسم سے دُور ہے' لیکن پیر کی روحانیت دور نہیں۔ جب یہ بات پختہ ہو گئی کہ ہر وقت پیر کی یاد پختہ رکھے اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ لیتا رہے۔ مرید واقعہ کی حالت میں پیر کا محتاج ہوتا ہے۔ شیخ کو اپنے دل میں حاضر جان کر زبانِ حال سے اس سے مانگے' پیر کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القا کرے گی مگر پورا تعلق شرط ہے' اور شیخ سے اسی تعلق کی وجہ سے مرید کے دل کی زبان گویا ہو جاتی ہے اور حق تعالیٰ کی طرف راہ کھل جاتی ہے' اور حق تعالیٰ اس کو صاحب

marfat.com

کشف والہام کر دیتا ہے۔

اس عبارت سے حسب ذیل مطالب حل ہوئے۔

۱) پیر کا مریدوں کے پاس حاضر و ناظر ہونا۔

۲) مرید کا تصور شیخ میں رہنا۔

۳) پیر کا حاجت روا ہونا۔

۴) مرید کا پیر سے مانگنا۔

۵) پیر کا مرید کو القا کرنا۔

۶) مرید کا قلب جاری کرنا۔

نوٹ یہ عقاید دیوبندیوں اور وہابیوں کے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کے ہیں۔

جب پیر میں حکم ربی سے یہ طاقتیں ہو سکتی ہیں تو جو ملائکہ اور انسانوں کے سردار اور شیخ و شیوخ ہادی برحق محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ان میں یہ چھ صفات ماننا بھلا کیونکر شرک ہو سکتا ہے۔

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اوّل باب تشہد حدیث شریف از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ دعا بخیر و سلامت است بر تو اے پیغمبر و مہربانی خدا و افزونیہائے خیر و کرم وے و وجہ خطاب با آنحضرت ﷺ بجہت القائے ایں کلام است بر آنچہ در اصل بود کہ شب معراج از جانب پروردگار تعالیٰ و تقدس بر آنحضرت ﷺ خطاب

marfat.com

بسلام آمد پس آنحضرت تعلیم امت نیز برہماں لفظ اصل گذاشت تا ایشاں را بذکر آں حال گرددو نیز آنحضرت ﷺ ہمیشہ نصب العین موماناں وقرۃ العین عابداں است در جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالت عبادت وآخر آں کہ وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی تراست وبعضے عرفاء گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریانِ حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات وافراد ممکنات۔ پس آنحضرت درزوات مصلیاں موجود وحاضر است' پس مصلے باید کہ ازیں معنے آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور وفائز گردد۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' دعا خیر کی اور سلامت کہ ہے جناب پیارے نبی ﷺ اور مہربانی خدا تعالیٰ کی اور زیادتی خیر اور کرم اللہ تعالیٰ کی اور وجہ خطاب کی آنحضرت ﷺ کو اس لئے ہے کہ یہ کلام اس طرح باقی ہے جس طرح کہ اصل میں یہی معراج شریف کی رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب سلام آیا۔ آنحضور ﷺ نے امت کی تعلیم میں یہی کلمات وطیبات بعینہ چھوڑ دیئے تاکہ ان کو یہی یادداشت اسی حال معراج مبارک کی رہے' اور دیگر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام حالات میں وتمام اوقات میں خاص کر کے عبادت کی حالت میں اور ان کے آخر میں نورانیت وانکشاف کا موقع زیادہ ہوتا ہے۔ بعض عارفوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب اسلئے ہے کہ

marfat.com

حقیقتِ محمدیہ ﷺ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کی ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں' لہٰذا نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس حضوری سے غافل نہ رہے تاکہ معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے اور قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے مستفیض ہو۔

نوٹ جیسا کہ امداد المشتاق ص ۵۵ میں مولانا تھانوی' حاجی صاحب کا قول نقل کر چکے ہیں کہ مولود شریف کے وقت سرکارِ دو جہاں ﷺ کا قدم رنجہ فرمانا بعید از قیاس نہیں۔

مسک الختام شرح بلوغ المرام

نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومناں و قرۃ العین عابداں است۔ در جمیع احوال و واقعات خصوصاً در حالتِ عبادات و نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر و قوی تر است۔ و بعضے عرفاء قدس سرہم گفتہ اند۔ ایں خطاب بجہت سریانِ حقیقتِ محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام درذ رائر موجودات و افراد ممکنات۔ پس آنحضرت ﷺ در دوات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور و فائز گردد۔

در راہ عشق مرحلۂ قُرب و بُعد نیست۔ می بنیمت عیاں ودعائی فرستمت۔

ترجمہ آنحضرت ﷺ مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام حالتوں اور تمام وقتوں میں خصوصاً عبادات کی حالت میں اس مقام

marfat.com

میں نورانیت اور انکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتی ہے۔ بعض عارفین نے کہا ہے کہ یہ خطاب یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ' اس لئے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ ﷺ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کی ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تا کہ قُرب کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے۔

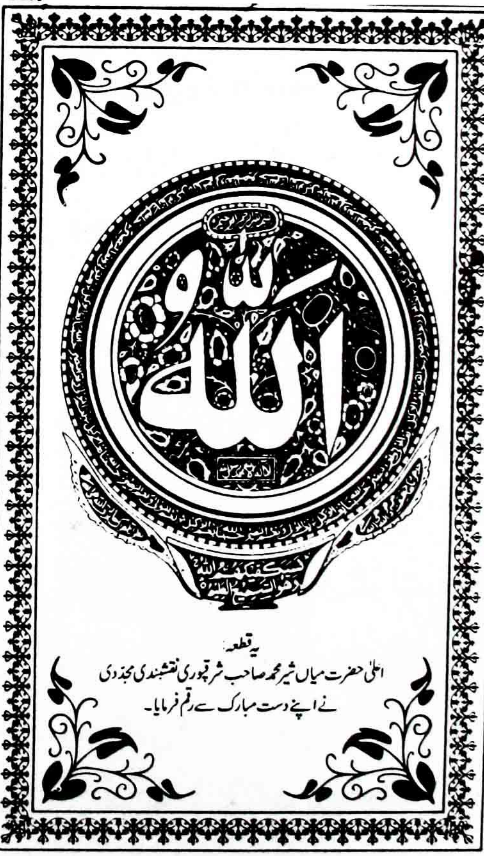

marfat.com

مسئلہ علمِ غیب

تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ۔

(پ۱۲ سورہ ھود آیت ۴۹)

یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو اے رسول (ﷺ) ہم تیری طرف بھیجتے ہیں۔

صحیح بخاری جلد چہارم کتاب الفتن

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَئَلُوْا النَّبِیَّ ﷺ حَتّٰی اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْناً وَّشِمَالاً فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَاسُه فِیْ ثَوْبِهٖ یَبْكِیْ فَاَنْشَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحٰی یُدْعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاءَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا رَاَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ كَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّه صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُ

marfat.com

هُمَادُوْنَ الْحَائِطِ۔ (بخاری کتاب الفتن باب التعوذ من الفتن)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب کے متعلق پوچھا اور اصرار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو تاکہ میں بیان کروں۔ میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر ایک شخص اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر رو رہا ہے۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو جھگڑے کے وقت لوگ اس کے باپ کے متعلق چہ مگوئیاں کرتے تھے۔ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا باپ کون ہے؟

تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیرا باپ خذافہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم راضی ہوئے اللہ پر جو ہمارا رب ہے' اور اسلام پر جو ہمارا دین ہے' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہم خلق کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کے دن کا سا خیر اور شر نہیں دیکھا۔ میں نے بہشت و دوزخ بجنسہٖ دیوار سے اِدھر کے رُخ پر دیکھے ہیں۔

صحیح بخاری جلد چہارم کتاب الفتن

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ نَجْدِنَا فَاظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ

marfat.com

الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ الفتنۃ من قبل المشرق)

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یا اللہ! برکت دے ہمارے ملک شام میں اور اے اللہ برکت دے ہمارے ملک یمن میں۔ اور کہا (نجد والوں نے) کہ ہمارے ملک نجد کے واسطے بھی دعا فرمایئے کہ برکت ہو۔

پھر دوبارہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یا اللہ! برکت دے ہمارے ملک شام میں اور یا اللہ! برکت دے ہمارے ملک یمن میں۔ نجد والوں نے پھر کہا کہ (یا رسول اللہ ﷺ) ہمارے ملک نجد میں بھی برکت ہو۔ پس راوی (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) کا گمان ہے کہ یہ دعا تین دفعہ مانگی گئی اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے پیدا ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔

صحیح بخاری جلد چہارم کتاب الاعتصام بالکتٰب والسنۃ باب ما یکرہ من کثرۃ السوال

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاتَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ

marfat.com

النَّاسُ الْبُكَآءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَقَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا الحديث۔

ترجمہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو خبر دی حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے' تحقیق حضرت ﷺ جس وقت سورج ڈھلا اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کے آنے کا حال بیان فرمایا' اور ارشاد کیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے اُمور رونما ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے؟ وہ مجھ سے دریافت کرلے۔

''قسم ہے' اللہ تعالیٰ کی تم جو بات بھی پوچھو گے میں بتلاؤں گا' جب تک میں یہاں کھڑا ہوں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ بہت روئے اور بہت دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرو مجھ سے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے پوچھا کہ میرے داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے؟

فرمایا کہ تیری جگہ دوزخ میں ہے۔

پھر اٹھا عبداللہ بن حذافہ' اس نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ!

marfat.com

میرا باپ کون ہے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر فرمایا' اور پوچھو مجھ سے۔ الخ

مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۱ باب فی المعجزات دوسری فصل

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَمِنْهَا شَاةً وَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَغْفَرَوَا قَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ كَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخْلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُكُمْ بِمَامَضٰی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک گڈریے کے پاس آیا اور اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا' اور چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور بکری کو بھیڑیئے سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور بیٹھ گیا اور اپنی دُم دبا کر بولا: میں نے قصد کیا اس روزی کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دی' اور میں نے اس کو لے لیا اور تو نے اے چرواہے وہ روزی مجھ سے چھین لی۔ چرواہے نے بھیڑیئے سے یہ بات سن کر نہایت تعجب سے کہا کہ قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے آج تک کسی بھیڑیئے کو جو گفتگو کرتا ہو۔ تب بھیڑیئے نے کہا کہ اس سے تعجب انگیز وہ بات ہے جو ایک شخص (جناب

marfat.com

رسولِ کریم ﷺ) نخلستانِ مکہ و مدینہ میں رہتے ہیں۔ وہ خبر دیتے ہیں' جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ کہا اس نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) وہ چرواہا یہودی تھا۔ پس آیا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس اور اس واقعہ کے بابت عرض کی اور مسلمان ہوگیا' اور حضور ﷺ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی۔

حاجی امداد اللہ صاحب (جو سب دیوبندیوں کے پیر ہیں) اپنی کتاب ''شمائم امدادیہ'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں علمِ غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہلِ حق جس طرف نظر کرتے ہیں' دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت علیہ السلام کو حدیبیہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملات کی خبر نہ تھی' اور وہ لوگ اس کو دلیل اپنے دعوے کی سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے' کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔

الطاف القدس میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

نفس کلیۃ بجائے جسد عارف مے شود و ذات عارف بجائے روح او ہمہ عالم بعلم حضوری مے بیند۔

ترجمہ عارف کا نفس بالکل جسم بن جاتا ہے اور عارف کی ذات بجائے روح کے ہو جاتی ہے' اور وہ تمام عالم کو علم حضوری سے دیکھتا ہے۔

❀……❀……❀

marfat.com

حضراتِ دیوبند اور پیر پرستی

دیوبندی حضرات کا اہلسنت و جماعت پر ایک یہ الزام ہے کہ یہ لوگ پیر پرست ہیں۔ آیئے اب ہم انہیں بتلاتے ہیں کہ حضرات دیوبند خود کس درجہ کے پیر پرست ہیں۔ مولوی محمود الحسن صاحب اپنے شیخ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں رقم طراز ہیں۔

فقط اِک آپ کے دم سے نظر آتے تھے سب زندہ
بخاری و غزالی و شبلی و شیبانی
نہ آئے مہدی موعود اور تم بھی چلے یہاں سے
کرے گا گلشنِ اسلام کی کون اب نگہبانی
وفات سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوبِ سبحانی
خدا اُن کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولاؐ میرے ہادیؐ بیشک شیخ ربانی
جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر کو حق بھی دائر تھا

marfat.com

میرے قبلہ میرے کعبہ تھے ھقانی سے ھقانی
زباں پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اعل و ہبل شاید
اٹھا دنیا سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

مولوی اشرف علی صاحب کے ایک مرید نے مولوی صاحب مذکور کو لکھا کہ میں نے خواب کی حالت میں کلمہ اس طرح پڑھا۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْـرَف علـی رَسُوْلُ اللّٰه. چاہتا تھا کہ کلمہ صحیح پڑھوں مگر یہی منہ سے نکلتا تھا۔ پھر بیدار ہو گیا تو درود شریف پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا اشرف علی. بیدار ہوں مگر دل بے اختیار ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے اس کا جواب دیا کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(رسالہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ)

❀......❀......❀

marfat.com

ظہر بعد از جمعہ

ہم جمعہ کی نماز سے پہلے چار سنتیں اور بعد خطبہ دو رکعتیں نماز جمعہ کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد ہم تمام نماز ظہر ۱۲ رکعتیں پڑھتے ہیں۔ جمعہ اس جگہ فرض ہے جہاں ضابطہ دیوانی اور فوجداری قرآن حکیم کا جاری ہو۔ جمعہ کی نماز کے فرض ہونے میں بوجہ جائے وقوع اختلاف ہے۔ اور فرض ہونے میں بوجہ تعداد اختلاف ہے۔ اس لئے ہم نماز جمعہ، جمعہ کی نماز کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ نماز جمعہ اسلامی شعار جان کر ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد ظہر۔ کیونکہ ظہر کے چھوڑنے کا حکم جمعہ کے دن نہ حدیث شریف میں ہے اور نہ ہی قرآن کریم میں۔

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حضرت میاں صاحب قبلہ روح اللہ روحہ، جمعہ کی نماز کے واسطے نماز جمعہ کی نیت کرتے، اور بعد ادائے نماز جمعہ ظہر پڑھتے۔ قاعدہ ہے کہ حاکمِ وقت جو حکم جاری کرتا ہے اس کا عمل جاری رہتا ہے، جب تک وہی حاکم اس کو دوسرے حکم سے منسوخ نہ کرے۔

مدنی اصحاب نے جب دیکھا کہ نصاریٰ اتوار کے دن اور یہود ہفتہ کا

marfat.com

دن بہ اجتماع کثیر بڑی شان وشوکت سے مناتے ہیں' تو انہوں نے اپنے اجتہاد سے نماز جمعہ تجویز کی اور اللہ تعالیٰ نے پسند کی اور مسلمانوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ جمعہ شریف پہلے مدینہ عالیہ میں پڑھا گیا۔ اس وقت ظہر کی نماز کی دو رکعتیں تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز جمعہ پڑھائی اور پڑھا کر تشریف لے گئے اور یہ نہیں فرمایا کہ اب ظہر نہ پڑھنا اور نہ حکم فرمایا کہ ظہر کا بدل جمعہ ہو گیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ. ذَالِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ . فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَذْکُرُوْا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(پ ۲۸ سورہ الجمعہ آیت ۹'۱۰)

ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' جس وقت کہ پکارا جائے واسطے نماز کے دن جمعہ کے۔ پس شتابی کرو طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا۔ یہ بہتر ہے تمہارے واسطے' اگر ہو تم جانتے۔ پس جب تمام کی جائے نماز پھیل جاؤ بیچ زمین کے اور چاہو فضل خدا سے' اور ذکر کرو اللہ کا بہت تا کہ تم فلاح پاؤ۔

جمعہ کے دن خاص تاکیداً ذکر کرنے کا حکم ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم نماز پڑھ چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اللہ (تعالیٰ) کا ذکر کرو۔ اور چھوڑ دو سودا کرنا' یہ بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم

marfat.com

جانتے۔

جمعہ کے دن اذان کے بعد سودا کرنا بند ہے۔اور جمعہ کی فضیلت اور بزرگی اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔(پ ۵ سورہ النساء آیت ۱۰۳)

جب تم نماز پڑھ چکو تو زمین پر پھیل جاؤ۔(یعنی باہر جا کر اللہ تعالیٰ کی صنعت پر غور وفکر کرو) زمین' آسمان' دریا' پہاڑ' سورج' چاند' کھیتی' پھول پر غور کرو' اور اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(پ ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹۰'۱۹۱)

اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو (یعنی دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ کی صنعت کی باریکیاں اور رموز کھل جائیں۔اور بندہ کہہ دے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اس طریق سے بندہ کو اللہ تعالیٰ کی معیت اور قُرب زیادہ ہوگا۔اور ذکر کرو کثیر تاکہ تم فلاح پاؤ۔نماز ذکر ہے۔چنانچہ فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (پ ۱۶ سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۱۴) اگر ظہر فرض چھوڑ دی جائے تو جمعہ کے دن ذکر کثیر نہیں ہوگا اور ذکر کثیر باعث نجات ہے۔اللہ

marfat.com

تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (سورہ الجمعہ آیت ۱۰) نفلی ذکر فرض ذکر کے بعد مقبول ہے اس لئے ہم ظہر جمعہ کے بعد پڑھتے ہیں۔ جمعہ عورت پر، مسافر پر، بیمار پر، غلام پر فرض نہیں۔ جب جمعہ قضا ہو جائے اس کی قضا نہیں۔ ظہر کسی کو بھی کسی حالت میں معاف نہیں۔ پس جب وقت پر ظہر ادا نہ ہو اس کی قضا لازم ہے۔ اب غور کرو جمعہ کے دن کس حکم کے ماتحت ظہر ترک کریں اور ظہر جو کہ فرض ہے، اسے جمعہ کے دن کس طرح ادا نہ کریں۔

احقر (حضرت) میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری

دَارُ الْمُبَلِّغِین کی اعانت

مکرمی جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مادیت کے اس دور میں کفر والحاد کی ظلمتیں ہر سو پھیلتی جا رہی ہیں۔ دینی اور تبلیغی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل عمیم سے ہم اُس پیکر سنت اور عظیم مبلغ اسلام اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت وعقیدت سے وابستہ ہیں جن کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اتباع سنت نبوی ﷺ اور تبلیغ دین آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ جو مسلمانوں کے اخلاق، کردار، معاملات، عادات واطوار کو سنت نبویؐ کا مظہر اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق دیکھنا پسند فرماتے تھے اور غیر شرعی حرکات وسکنات سے نفرت کا اظہار فرماتے تھے۔ آپ اور آپؒ کے برادر حقیقی و خلیفۂ مجاز حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لیے فقیر نے ۱۹۶۰ء میں دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ اور ۱۹۹۳ء میں جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کا قیام عمل میں لایا تا کہ طلبہ وطالبات دینی اور علمی علوم نیز قرآن حکیم کی تجوید وقرأت اور تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو کر تبلیغ کا کام حسن وخوبی سے انجام دے سکیں۔

حضرت میاں صاحبؒ کے مشن کی پیش رفت کے سلسلے میں فری شفاخانہ شیر ربانی کی بنیاد رکھی جس میں ایکسرے، ای۔ سی۔ جی۔ ایمبولینس وغیرہ کا انتظام ہے اور شرقپور شریف کے گردونواح کی آبادیوں کو طبی سہولیات دینے کے لیے فری سفری شفاخانہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

دُنیا عالم اسباب ہے اِن اداروں کو چلانے کے لیے خلوص، ہمت اور توجہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ان دینی وتبلیغی اداروں کی مالی واخلاقی معاونت کی ہے۔ ضرورت کا تقاضا ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں اور اس کارِ خیر میں بیش از بیش حصہ لیں تا کہ ان اداروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو سکیں۔

اُمید ہے کہ آپ میری اپیل پر خاص توجہ فرمائیں گے اور اِن دینی اداروں کو کامیاب بنانے کے لیے مجھ سے شایانِ شان طور پر تعاون فرمائیں گے۔

خاکپائے شیر ربانی وگدائے آستانہ ثانی لاثانی

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

(ناظم دارالمبلغین) حضرت میاں صاحبؒ وجامعہ شیر ربانی برائے طالبات شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

056-2591054, 0300-4243812

marfat.com

مزارات کا طواف وچراغاں

طواف

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب بنام ''حفظ الایمان'' میں ایک سوال میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کشف قبور کا طریقہ بیان فرماتے ہیں۔

''وبعدہ ہفت کردہ طواف کند ورآں تکبیر بخواند وآغاز است راست کند بعدہ طرف پایاں رخسار نہد''

یعنی اس کے بعد سات چکر طواف کرے۔ اس میں تکبیر کہے اور دائیں طرف سے شروع کرے اور قبر کے پاؤں کی طرف اپنا رخسار رکھے ......تو کیا پھر قبر کا طواف اور سجدہ جائز ہے؟

اس کا جواب ''حفظ الایمان'' ص ٦ پر دیتے ہیں۔

یہ طواف اصطلاحی نہیں ہے جو کہ تعظیم و تکریم کیلئے کیا جاتا ہے اور جس کی ممانعت نصوصِ شرعیہ سے ثابت ہے' بلکہ طواف لغوی ہے۔ یعنی محض اس کے گرد پھرنا واسطے پیدا کرنے مناسبت روحی کے صاحب قبر کے ساتھ اور

marfat.com

لینے فیوض کے، اس کی نظیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے قصے میں وارد ہوئی۔ جبکہ ان کے والد مقروض ہو کر وفات پا گئے اور قرض خواہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو تنگ کیا تو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ باغ میں تشریف لا کر رعایت کرا دیجئے''۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باغ میں رونق افروز ہوئے چھوہاروں کا انبار لگا کر ان کے گرد تین بار پھرے۔ الخ

یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پھرنا طواف نہ تھا بلکہ محض خیر و برکت کیلئے چاروں کی طرف گھومے پھرے، یہی کشف قبور کے عمل میں بھی ہے۔ پس بروئے جواب مولوی تھانوی طواف لغوی قبور کے گرد برائے حصول فیوض و برکات جائز ہے۔ اس طواف کو ''طواف کعبوی'' نہیں کہا جائے گا۔

پھول اور چراغاں

علمائے اہلسنّت کے نزدیک مزارات خواہ وہ اولیاء اللہ کے ہوں یا عام مسلمانوں کے، ان پر پھول چڑھانا جائز ہے۔ اولیاء اللہ کی قبور پر چراغاں کرنے سے ان کی عظمت دوبالا ہوتی ہے۔ رات کے وقت عموماً تاریکی ہوتی ہے اور وہاں روشنی ہونے سے فاتحہ کیلئے آنے جانے والوں کیلئے بھی آسانی ہوتی ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں درج ہے کہ ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی دو قبروں کے قریب سے گزرنے کا اتفاق ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمراہوں سے فرمایا کہ ان ہر دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ان میں ایک تو پیشاب کی چھینٹوں

marfat.com

سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ یہ ارشاد فرمانے کے بعد سرکارِ دو جہاں ﷺ نے درخت کی دوہری شاخیں لیں اور دونوں قبروں پر گاڑ دیں۔ اصحابہ نے جب استفسار کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرنے سے ممکن ہے ان لوگوں کے عذاب میں کمی ہو جائے' کیونکہ جب تک یہ ہری ہوں گی برابر تسبیح پڑھتی رہیں گی اور میت کو اس سے فائدہ ہوگا۔

(بخاری ج ا ص ۳۵ کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر)

بقول علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ہری شاخیں (اور تازہ پھول) بوجہ پڑھنے تسبیح کمیٔ عذابِ قبور کا باعث ہیں۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کی قبروں پر سبزی کا ہونا باعث برکت ہے۔

قبور پر چادر یا غلاف کے متعلق بھی علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ فعل بھی اولیائے کرام کی عظمت کو بڑھاتا ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ پاک میں بھی کعبہ شریف پر غلاف تھا اور صدیوں سے حضور ﷺ کے روضہ پاک پر بھی غلاف چڑھایا جاتا ہے' اور آج تک کسی نے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا' اس لئے اولیائے کرام کی قبور پر بھی اس نوعیت کے فعل محض صاحبِ مزار کی عظمت بڑھانے کیلئے کئے جاتے ہیں۔ اور بظاہر ایسا کرنے میں ہرج بھی کچھ نہیں۔ اور یہ فعل مستحب بھی ہے۔

marfat.com

حالات زندگی عارف حقانی شیر ربانیؒ

(یہ تعارف حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ برادر حقیقی شیر ربانیؒ کا تحریر کردہ ہے)

جب مرشد کامل کے فیضان سے معمور نگاہ کرم اپنے مرید پر پڑتی ہے تو آناً فاناً یہ گھاٹیاں یہ چوٹیاں، یہ کٹھن منزلیں آسان ہو جاتی ہیں لیکن اگر مرشد میں جذب ہو اور مرید میں انجذاب تو سونے پر سہاگا۔

حضور میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی نگاہ کیمیا اثر میں فیضان تھا تو حضور ثانی صاحبؒ میں اپنے پیر و مرشد سے کامل وابستگی۔ (COMPLETE DEVOTIONAL ATTACHMENT) اس لیے حضور ثانی صاحبؒ پر اپنے مرشد کامل کا رنگ چڑھا اور پوری آب و تاب سے چمکا۔ چنانچہ حضور ثانی صاحبؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں جب شجرہ طیبہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا دیباچہ لکھا تو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے بارے میں تحریر فرمایا آپ کی یہ تحریر بطور تبرک ہدیۂ قارئین ہے۔

''حضرت میاں صاحبؒ ۱۲۸۲ھ میں شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرح آپؒ بھی بچپن ہی سے کھیل کود سے نفرت کرتے تھے اور علیحدگی کو پسند فرماتے تھے گویا آپ مادر زاد ولی تھے۔ تین چار سال کے قلیل عرصہ میں آپؒ نے قرآن پاک اور دیگر کتابیں پڑھ لیں اور لکھنے میں بھی اچھی مہارت حاصل کر لی۔ آپؒ کا خط نہایت پاکیزہ تھا۔ امیر طریقت حضرت خواجہ بابا امیر الدینؒ کے بیعت تھے حضرت بابا صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ خداوند کریم مجھ سے سوال کرے گا کہ دنیا سے کیا لایا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ''شیر محمد کو لایا ہوں''۔ اتباع سنت جو خواجگان نقشبند کا معمول اور مسلک ہے حضرت قبلہ میاں صاحبؒ اس کا منہ بولتا نمونہ تھے

marfat.com

شہرت اور نمود کو ناپسند فرماتے تھے۔ سیدھے سادے دین کی نہایت سیدھے اور سادے انداز میں تلقین فرماتے کہ بڑے بڑے مغرب زدہ اور بھولے بھٹکے مسلمان راہ راست پر آ جاتے۔ اظہار کرامت سے گریز کرتے اس کے باوجود آپؒ سے بکثرت کرامتیں ظہور میں آئی ہیں۔ آپؒ کو اشاعت دین کا بے حد شوق تھا فارسی زبان کی نایاب قلمی کتابوں کے تراجم اپنی گرہ سے شائع فرمائے۔ شرقپور شریف اور اس کے گرد و نواح میں کئی ایک مساجد تعمیر کرائیں، ایثار و سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو پاس ہوتا راہ مولا میں لٹا دیتے، سینکڑوں آپؒ کے دستر خوان پر پلتے، کسرنفسی اور تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ملنے والوں سے السلام علیکم کہنے کی خود پہل کرتے، کوئی تعظیماً کھڑا ہوتا تو منع فرمادیتے، نحیف الجثہ تھے۔ جب چلتے تو نگاہیں نیچی رکھتے، انکساری و عاجزی سے پیش آتے مگر جہاں دین کی خلاف ورزی پاتے تو غصہ میں بھی آ جاتے۔ ''الحب للہ اور البغض للہ'' کی عمدہ مثال تھے دنیوی امور میں بھی شریعت کو ملحوظ رکھتے، ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے تین ربیع الاول ۱۳۴۷ھ بروز پیر (دوشنبہ) بعمر تقریباً پینسٹھ (۶۵) سال اس دار فانی سے عالم بقا کو سدھار گئے، حضرتؒ کا سالانہ عرس شرقپور شریف میں یکم، دو اور تین ربیع الاول کو منعقد ہوتا ہے اس مبارک اجتماع میں سادگی اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

(بسلسلہ عرس شریف صفر المظفر ہمیشہ ۲۹ دن کا شمار کیا کریں) زائرین دور دور سے آتے ہیں اور روحانی کیف لوٹتے ہیں۔ جو ایک مرتبہ اس مجلس میں شامل ہوتا ہے بار بار اس سعادت کی تمنا کرتا ہے۔

اولیاء را در دروں ہم نغمہ ہاست
طالباں را زاں حیات بے بہاست

(احقر العباد میاں غلام اللہ عفی عنہ) سجادہ نشین و برادر حقیقی حضرت قبلہ میاں صاحبؒ

marfat.com

ارشادات شیر ربانیؒ

⬡......خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتے ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی ہے مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔

☆......صرف حلال رزق سے ہی اپنے بیوی بچوں کی پرورش کرو

☆......ایک تھانیدار سرکاری حکم جائز و ناجائز طریقے سے پورا کرتا ہے لیکن افسوس! لوگ حکم خداوندی اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی نہیں کرتے۔

☆......اللہ کا بندہ بننا بڑا مشکل ہے۔ جب تک روئی دھنی نہ جائے اس وقت تک اس سے تار نہیں نکلتا۔ انسان بھی جب تک روئی کی طرح دھنا نہ جائے اس کی تار بھی رب کریم سے نہیں ملتی۔

☆......توحید اور رسالت یک جان ہیں۔ بغیر توحید کے رسالت نہیں اور بغیر رسالت کے توحید کی تکمیل ممکن نہیں۔

☆......اسلام کے پانچ رکن ہیں اور ایمان کے دو یعنی رسالت اور توحید کیونکہ رسالت کی متابعت سے توحید تک پہنچا جا سکتا ہے۔

☆......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں دنیا کو اس طرح سے دیکھ رہا ہوں جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہوا رائی کا دانہ۔

☆......تین باتوں کی طرف دھیان دو: اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانو، کھانا کھاتے وقت محسوس کرو حلال کا ہے یا حرام کا اور اپنے سے سب کو اچھا جانو۔

☆......لوگ بدی اور گناہ کی طرف اس طرح جاتے ہیں جس طرح پانی نشیب کی طرف جاتا ہے۔

☆......دین کی نعمتیں ہمیں حضور اکرم ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

marfat.com

☆......اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پتا حضرت محمد ﷺ نے ہی دیا۔ توحید مطلق جاننے کے لیے سورہ اخلاص ہی بہت کافی ہے۔

☆......ایک سپاہی چند روپوں کے عوض اپنی جان حکومت کے سپرد کر دیتا ہے مگر مالک حقیقی جس نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نواز رکھا ہے اس کی فرمانبرداری کو بھول چکے ہیں۔

☆......جب تک انسان اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات عزیز نہ جانے گا مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

☆......نبی اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

☆......اسلام کی خاطر سچ بات کہنے سے ہرگز نہ رکو خواہ جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ یاد رکھو مرنا ایک ہی دفعہ ہے۔

☆......ظاہری شکل و صورت عین سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہو۔ ہر فعل کی نگرانی شریعت کے مطابق کرو گے تو فلاح پا جاؤ گے۔

☆......انسان کا درجہ ایک لحاظ سے فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہے اور ایک طرح سے حیوانوں سے بدتر۔

☆......اللہ تعالیٰ کی یاد میں شب بیداری کر، تاکہ موت، قبر اور قیامت کے روز فلاح پا سکے۔

☆......ہر ایک کا بھلا کرو۔ اس بات کی کوشش کرو کہ کوئی شخص تجھ سے دل برداشتہ نہ ہو۔

☆......جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ حسد اور بغض رکھتا ہے وہ خود گھاٹے میں ہے۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کر خدا تعالیٰ تیرے ساتھ مہربانی فرمائے گا۔

☆......اے انسان تو نے کبھی غور کیا کہ میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا؟ کہاں جاؤں گا؟ کیا ہوگا؟ کیا کرنا ہے؟ اور کیا کرتا ہوں؟

☆......جمعہ کی نماز میں تین قسم کے آدمی آتے ہیں ایک سودا سلف خریدنے، دوسرے دعاؤں کے واسطے، تیسرے کچھ (روحانی فیض) حاصل کرنے۔

☆......خلاف سنت کام کرنے والوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو

marfat.com

حضور ﷺ کو رنج پہنچائے وہ دونوں جہان میں ذلیل وخوار ہوگا۔

☆......قیامت کے دن دنیوی مال ورزق کسی کام نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگایا ہوا مال ضرور نفع دے گا۔

☆......کسی پر ظلم نہ کرو حقوق العباد کا خاص دھیان رکھنا چاہیے۔

☆......اپنے سے کم تر کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

☆......جب کوئی بات خلاف دین ہوتی دیکھو تو چیتے کی طرح جھپٹو۔

☆......تقدیر الٰہی پر راضی رہو اور لاحول ولاقوۃ کثرت سے پڑھا کرو۔

☆......ہمیں جو کچھ نصیب ہوا ہے یہ سب کچھ حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارکہ نور علیٰ نور سے ملا ہے۔

☆......نفلی عبادت چھلکے کی مانند ہوتی ہے ہر میوہ چھلکے میں محفوظ ہوتا ہے۔

☆......حضرت عمرؓ نے فرمایا موت ایک تحفہ ہے کیونکہ اس وقت دیدار الٰہی نصیب ہونے کی امید ہوتی ہے۔

☆......قبر انسان کو ہمیشہ یاد کرتی ہے مگر انسان غافل ہے زاد راہ کی فکر نہیں کرتا۔

☆......جب اللہ تعالیٰ کسی پر کرم فرماتا ہے تو اس کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف بخشتا ہے۔

☆......حشر کے دن نیک اور بد دونوں پریشان ہوں گے نیک اس لیے کہ اور نیکیاں کیوں نہ کیں اور بد اس لیے کہ توبہ کیوں نہ کی۔

☆......نیک آدمی کے ساتھ اس طرح محبت کرو جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے۔

☆......جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔

☆......مصائب، بیماری اور تنگی میں جو صبر کرے گا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا درجہ بہت بلند ہوگا۔ مصائب سے کفارہ گناہ اور درجات میں ترقی ملتی ہے۔

☆......جو نیکی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

☆......اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر وقیمت ہوتی تو کافروں کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیا جاتا۔

marfat.com

ارشادات حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ مکتوبات کی زبانی

حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے

جاننا چاہیے کہ رسول اکرم ﷺ کی پیدائش دیگر افراد کی طرح نہیں کیونکہ آں حضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا **خلقت من نور اللّٰہ** (میری تخلیق اللہ کے نور سے ہوئی) کسی دوسرے شخص کو یہ سعادت میسر نہیں ہوئی۔ (دفتر سوم حصہ نہم ص ۷۵ مکتوب ۱۰۰)

آپ ﷺ معراج بدنی سے مشرف ہوئے

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام طلب دیدار کے بعد لن ترانی کا زخم کھا کر (جواب پا کر) بے ہوش ہو گئے اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو رب العالمین کے محبوب اور تمام موجودات اولین و آخرین میں بہترین ہیں باوجود اس کے کہ جسمانی معراج کی نعمت سے مشرف ہوئے بلکہ عرش و کرسی سے گزر کر حدود زمان و مکان سے بھی آگے تشریف لے گئے۔ (دفتر اول حصہ پنجم ص ۴۱ مکتوب ۲۷۴)

حضور ﷺ کو بشر کہنے والے مجدد کی نظر میں

جن عقل کے اندھوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا بالآخر منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے ان کو رسالت اور رحمت للعالمین کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا ایمان کی سعادت سے مشرف ہو گئے اور نجات پانے والوں میں شامل ہوئے۔ (دفتر سوم حصہ ہشتم ۱۴۵ مکتوب ۶۴)

فضیلت شیخینؓ

حضرت امیر المؤمنین علی نے فرمایا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اس امت میں سب سے

marfat.com

افضل ہیں جو کوئی مجھے ان پر فضیلت دے وہ مفتری ہے اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں اور حضرت خیر البشر علیہ السلام کے درمیان لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ پر محمول کرنا چاہیے۔

(دفتر سوم حصہ ہشتم ص ۳۸ مکتوب ۱۷)

خلفائے اربعہ کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے

حضرت خلفائے اربعہ کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے کیونکہ تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں سے افضل حضرت صدیقؓ ہیں اور ان کے بعد حضرت فاروقؓ۔

بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے

حضرت قبلہ گاہی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضاء مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے۔ اگر چاہوں تو میں اس میں تصرف کروں۔ میں اس بات پر بہت تعجب کیا کرتا تھا کہ آپ کا فرمان بعید از فہم تھا اور بہت مدت تک یہ خیال فقیر کے ذہن میں رہا۔ یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا اور حقیقت حال منکشف ہوئی۔

(دفتر اول حصہ سوم ص ۱۲۴ مکتوب ۲۱۷)

تصور شیخ

اگر ذکر کے وقت شیخ کا تصور بے تکلف ظاہر ہو تو اس کو بھی قلب کی طرف لے جانا چاہئے اور قلب پر نگاہ رکھ کر ذکر کرنا چاہئے تو جانتا ہے پیر کون ہے؟ پیر وہ ہے جس سے تو خدا تعالیٰ کی پاک جناب کی طرف پہنچنے کا راستہ سیکھے اور اس راستہ میں تو اس سے اعانت حاصل کرے۔ صرف کلاہ و دامن اور شجرہ پر نظر رکھنا جو آج کل معروف ہے پیری و مریدی کی

marfat.com

حقیقت سے خارج ہے۔ البتہ یہ رسم و عادت میں داخل ہے۔ ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا بطور تبرک مل جائے تو اعتقاد و اخلاص کے ساتھ اسے پہن کر زندگی بسر کرنی چاہیے، ایسی صورت میں بے شمار فوائد و ثمرات کے حاصل ہونے کی قوی توقع ہے۔

(دفتر اول حصہ سوم ص ۷۷ مکتوب ۱۶)

ایصال ثواب کا صحیح تصور

آپ نے پوچھا تھا کہ کلام اللہ ختم کرنا اور نماز نفل کا پڑھنا اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اس کا ثواب ماں باپ یا استاد یا بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا نہیں، واضح ہو کہ بارگاہ الٰہی میں بخشنا ہی بہتر ہے کیونکہ اس میں اپنا بھی نفع ہے اور ان کا بھی اور عجب نہیں کہ یہ عمل صالح دوسروں کی طفیل ہی قبول ہو جائے۔

(دفتر دوم حصہ ہفتم ۸۷ ص مکتوب ۷۷)

ایصال ثواب کا مجددی طریق

چند سال پیشتر فقیر کا یہ طریق تھا کہ للہ طعام پکاتا اور اس کا ثواب اہل عبا کی ارواح پاک کو نذر کر دیا کرتا جس میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت امیرؓ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ اور حضرات امامینؓ کو شامل کر لیتا ایک رات فقیر نے عالم خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں فقیر نے سلام نیاز عرض کیا تو حضور ﷺ فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں۔ جس کسی نے مجھے طعام بھیجنا ہو وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر بھیجا کرے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ کی توجہ نہ فرمانے کا باعث یہ تھا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کو شریک طعام نہ کرتا تھا بعد ازاں حضرت صدیقہؓ کو بلکہ تمام امہات المومنین کو جو اہل بیت ہیں شریک کر لیتا اور تمام اہل بیت کو اپنے لیے وسیلہ بناتا۔

(دفتر دوم حصہ ششم ص ۸۵ مکتوب ۳۶)

marfat.com

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف میں

سالانہ تقریبات

حضرت سیدنا
امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

سالانہ عرس مبارک ہر سال 27/28 صفر المظفر

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

کا سالانہ عرس مبارک 1,2,3 ربیع الاول شریف

صفر کا مہینہ 29 دن کا شمار کیا جاتا ہے

حضرت ثانی لاثانی قبلہ میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

برادر حقیقی و سجادہ نشین حضرت میاں شیر محمد شرقپوری

کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 17/18 اکتوبر

شرقپور شریف لاہور سے جڑانوالہ روڈ 32 کلومیٹر ہے

زیر اشاعت
صاحبزادہ حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی و ثانی لاثانی شرقپور شریف

موٹر وے فیض پور انٹر چینج سے 18 کلومیٹر ہے

marfat.com

یا اللہ — یا رسول اللہ

786 / 92

حضور اعلیحضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (شیر ربانی)

کے برادر حقیقی و جانشین

حضرت قبلہ میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی کا

سالانہ عظیم الشان

عرس مبارک

بمقام شرقپور شریف
ضلع شیخوپورہ

ہر سال
یکم، دو کا تک
17 18 اکتوبر
منایا جاتا ہے۔

حسب سابق نہایت ہی
عقیدت و احترام سے
منعقد ہو رہا ہے۔

عرس مبارک

کی تقریبات انشاء اللہ تعالیٰ
17 اکتوبر بوقت نماز ظہر سے شروع
ہو کر رات گئے تک جاری رہے گی
آخری اور بڑی محفل پاک
18 اکتوبر صبح 9 بجے تا قبل ظہر ہوگی
دُعا
بوقت نماز ظہر ہوگی۔

زیر سرپرستی
بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی
فخر المشائخ
مظہر شیر ربانی و شبیہ ثانی لاثانی
حضرت قبلہ صاحبزادہ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

عرس کے موقعہ پر دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ کے فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی بھی کی جائے گی

الدعون

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری
صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری

056-2591054
056-2590791
0300-4243812

شرقپور شریف لاہور سے جڑانوالہ روڈ 32 کلومیٹر پر ہے۔

marfat.com

مزار مبارک حضرت میاں غلام نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(انہدام سے پہلے)

محکمہ اوقاف نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے مزار مبارک کی توسیع کے سلسلے میں جسے تقریباً دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ میاں غلام نقشبندؒ (ابن صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف) کے مزار مبارک کو بھی منہدم کر دیا ہے۔ کمیونی کیشن (Communication) پر محکمہ اوقاف نے یقین دلایا ہے کہ مزار مبارک کی توسیع کرنے کے بعد میاں غلام نقشبندؒ کا مزار مبارک دوبارہ بنا دیا جائے گا۔ **نیز** مزار مبارک (حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) کی توسیع کرتے وقت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی والدہ ماجدہؒ کی قبر مبارک بھی منہدم کر دی گئی تھی محکمہ اوقاف سے گزارش ہے کہ ان کی قبر مبارک کی جگہ مخصوص چھت یا کوئی اور مناسب نشاندہی کر دی جائے۔

منجانب: خدامِ آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ۔ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ پاکستان

056-2591054 , 042-7313356 , 0300-4243812